647

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،9۔اکتوبر2006

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)

i۔ نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

ii۔ غیر نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جوزیرغور آئیں گے)

i۔ مسودہ قانون(ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ2006

ii۔ مسودہ قانون(ترمیم)شہری ترقی پنجاب مصدرہ2006

iii۔ مسودہ قانون نظر ثانی طبی سہولیات برائے عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2006

iv۔ مسودہ قانون(ترمیم)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ2006

v۔ مسودہ قانون(ترمیم)کینال اینڈڈرینج مصدرہ2006

649

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چھبیسواں اجلاس

سوموار، 9۔اکتوبر 2006

(یوم الاثنین، 15۔رمضان المبارک 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 39 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ
اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝

سورة المُزمّل آیات 1 تا 10

اے (محمد ﷺ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (2) (قیام) آدھی رات (کیا کرو) (3) یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی) کو سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9) اور جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو (10)

وما علینا الا البلاغ o

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جمعہ کو جب اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا اور ہم اپنے اپنے علاقوں میں گئے تو لاہور میں بھی پھرنے کا اتفاق ہوا۔ احترام رمضان کے حوالے سے بہت برا حال ہے میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے اور راجہ بشارت صاحب سے عرض کروں گا کہ ہوٹل کھلے ہیں، لوگ سر عام کھانے کھا رہے ہیں اور وہاں پر میوزک چل رہا ہے۔ بڑے برے دور میں بھی کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر سختی سے عملدرآمد کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر بگو صاحب نشاندہی کر دیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ کارروائی کی جائے گی اگر specifically کسی علاقے کی نشاندہی فرمادیں تو ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ کون سا علاقہ ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! لاہور سمیت مختلف علاقوں میں ایسی صورتحال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ صورتحال اس طرح سے نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اگر آپ specifically نشاندہی فرمائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر پنجاب حکومت اس پر توجہ دے

تو خود ان کو پتا چل جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آج 9-اکتوبر ہے کل جو 8-اکتوبر گزرا ہے پاکستان، مظفر آباد، آزاد کشمیر اور دیگر علاقوں میں جو پاکستان کی تاریخ بلکہ انسانی تاریخ کا ایک بڑا سانحہ آیا اور پورے ملک نے کل ایک سال گزرنے کے بعد اس پر خود اپنا analysis کیا۔ آج مجھے یاد ہے کہ پنجاب کے اس ہاؤس نے متفقہ طور پر 8-اکتوبر کے زلزلے کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا لیکن آج جب ایک سال گزر گیا تو میں یہ quote کرنا چاہوں گا کہ آج مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چودھری شجاعت حسین صاحب کی سٹیٹمنٹ ہے کہ وفاقی حکومت نے جو ایک ادارہ "ایرا" کے نام سے بنایا تھا اس پر اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور یہ افسوس کی بات ہے کہ 8-اکتوبر کا وہ واقعہ جس کے حوالے سے اگر میں مختصر اور ایک فقرے میں کہوں کہ وہ آہوں اور سسکیوں کا ایک المیہ تھا۔ وہاں سے ان سسکیوں اور آہوں کے اس المیے سے ایک سال میں کرپشن، لوٹ مار اور غبن کے واقعات نے جنم لیا ہے اور اس پر بجا طور پر میں سمجھتا ہوں کہ نا صرف اپوزیشن بلکہ آج کی حکمران جماعت کے سربراہ کا بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ پورے ملک کے جمہوری ایوانوں اور جمہوری سیاسی جماعتوں کو اس حوالے سے ضرور اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہئے اور اس پر مناسب اقدامات لینے چاہئیں تاکہ ان کے دکھ درد کم ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ تشریف رکھیں۔ براہ مہربانی کارروائی چلنے دیں۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! لاہور میں 41 لاکھ کے تین ڈاکے ڈالے گئے ہیں اور اس میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ ون فائیو پر فون کیا گیا لیکن پولیس آدھے گھنٹے کے بعد موقع واردات پر پہنچی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1704 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے راوی سید والا کے مقام پر پل کی تعمیر

*1704: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا دریائے راوی سید والا کے مقام پر پل کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اگر ہے تو اس کے لئے کیا کوئی فنڈز مخصوص کئے گئے ہیں اس پل کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور کے مختلف وزرائے اعظم نے اس پل کی تعمیر کے لئے وعدوں کے اعلان فرمائے لیکن اس کے باوجود اس پل کی تعمیر کے لئے تاحال کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مذکورہ پل کی تعمیر کا کوئی منصوبہ فی الحال حکومت کے زیر غور نہ ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے ہیں پل کی تعمیر کا تخمینہ لاگت تقریباً 600 ملین روپے ہے۔

(ب) اس پل کی تعمیر کے لئے حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو فنڈز مختص کرنے کے لئے تحریر کیا تھا لیکن دوسرے اہم منصوبہ جات کے لئے درکار وسائل کے پیش نظر وفاقی حکومت نے مطلوبہ فنڈز مہیا کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے ضلع ننکانہ صاحب کو ترقی دینے کے لئے بہت بڑے بڑے اعلانات کئے ہیں اور دریائے راوی پر سید والا کے مقام پر جو پل بنانا ہے اس کے حوالے سے دو سابق وزرائے اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) اور میاں محمد نواز شریف نے بھی اعلان کیا تھا کہ یہاں پر پل بنایا جائے گا۔ ننکانہ صاحب کی اہمیت کے حوالے سے جو حکومت مختلف اعلانات بھی کر رہی ہے اور اس کی ایک اہمیت بھی ہے۔ اس پل کو بنانے کی تجویز کیا حکومت کے زیر غور ہے اور کیا اگلے مالی سال میں اس کے لئے کوئی فنڈز مہیا کئے جانے کا امکان ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ میرے فاضل دوست سید احسان اللہ وقاص صاحب ہمیشہ بہت ہی اہم پراجیکٹ کی طرف نشاندہی فرماتے ہیں۔ اس میں جو انہوں نے question کیا ہے کہ پچھلے وزرائے اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور نواز شریف صاحب نے اعلانات کئے تھے جو کہ پورے نہیں ہو سکے لیکن اس دفعہ جب اس سوال کا جواب واپس آیا تو اس کے بعد جو پیشرفت ہوئی ہے وہ میں جناب کی وساطت سے ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں ل کہ وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی ہدایت پر ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو pursue کیا اور اس منصوبے کی اہمیت کا بتایا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے اس کا ایک ڈائریکٹو کر دیا۔ اس ڈائریکٹو کے لئے 686.417 ملین کا منصوبہ انہوں نے اپنے ڈائریکٹو کے ذریعے approve کیا اور اسے proceed کرنے کے لئے کہا گیا۔ جسے پنجاب کی P&D نے منظور کر کے مرکز کو بھیج دیا ہے اور مرکز نے بھی اس کو کلیئر کر دیا ہے۔ اب صرف فارمل approval کی ضرورت ہے جو کہ وہاں پر pending ہے۔ اس کو ہم pursue کر رہے ہیں جیسے ہی اس کی فارمل approval آ جائے گی اس کے ساتھ ہی فنڈز ٹرانسفر ہو جائیں گے۔ اس منصوبے پر ہماری حکومت نے توجہ دی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بنائیں گے۔ یہ آج تک کی صورتحال ہے جو کہ میں احسان اللہ وقاص صاحب اور آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: میرے سوال کا نمبر 1705 ہے۔

بین الاضلاعی سڑکوں کی تعمیر نو کی تفصیلات

*1705: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور کی تعمیر و مرمت کب کی گئی تھی، کتنا خرچ آیا تھا، کیا اس کی تعمیر نو کے لئے کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ دو سال میں کتنی بین الاضلاعی سڑکات کی مرمت اور تعمیر نو حکومت پنجاب کے بجٹ سے کی گئی ہے اور اس پر کتنا بجٹ صرف ہوا ہے؟

(ج) حکومت پنجاب کی بین الاضلاعی سڑکات چونکہ ہیوی لوڈڈ کنٹینرز اور بڑے ٹرالرز کے چلنے کے لئے ڈیزائن نہیں کی گئی ہیں اس لئے حکومت پنجاب نے axle load کے چیک کرنے کا کوئی انتظام کیا ہے، ہیوی لوڈڈ ٹرالرز کے چلنے کے لئے سڑکات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) لاہور شیخوپورہ روڈ کو 1973 میں دورویہ کیا گیا تھا اور اس پر 41.958 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ اس سڑک کی تعمیر نو کے لئے M/S LAFCO نے حکومت پنجاب کے ساتھ معاہدہ کے تحت کام شروع کر رکھا ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں یعنی 03-2002 اور 04-2003 میں بین الاضلاعی سڑکات کی مرمت و تعمیر نو پر 1366.584 ملین روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبائی محکمہ شاہرات نے axle load کی چیکنگ کے لئے مختلف سڑکوں اور پلوں پر weigh bridge لگائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ خوشاب پل، خوشاب
2۔ بھوکاں والا پل، بہاولنگر
3۔ جھنگ چنیوٹ روڈ
4۔ سرگودھا طالب والا روڈ

حکومت اپنے مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے سڑکات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مرحلہ وار پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جی، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال پہلے میں نے سوال کیا تھا تو جواب کے جز (ج) میں چار weigh bridge کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ صوبے میں بنے ہوئے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس دو تین سال کے عرصہ کے دوران ان میں کوئی اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور دوسرے نمبر پر یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چار، پانچ یا چھ weigh bridge پورے صوبے کی سڑکوں کی حفاظت کے لئے کافی ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بھی ایک انتہائی اہمیت کا حامل سوال ہے اور ضمنی سوال میں بھی بہت ہی informative supplementary question ہے۔ میں گزارش کرتا چلوں کہ واقعی جب جواب کچھ دیر پہلے آیا ہوا ہوتا ہے تو اس میں کچھ چیزیں سیکر ٹریٹ کی طرف سے نادانستہ طور پر miss ہو جاتی ہیں جو کہ ہم جناب کی وساطت سے اس کو cover کر کے بتا دیتے ہیں اور اس میں ہماری نیک نیتی شامل ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں کچھ چیزیں واقعی miss ہیں تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان چار weigh station کو improve کر دیا گیا ہے۔ اب ان کی تعداد زیادہ ہے اور خوشاب پل کے اوپر ایک ہے لیکن بھوکاں والا پل بہاولنگر کے اوپر اب دو ہیں، جھنگ چنیوٹ روڈ پر بھی دو ہیں، سرگودھا طالب والا روڈ پر بھی دو ہیں اور ایک (ایم ایم روڈ) میانوالی مظفر گڑھ روڈ پر، جواب دینے کے بعد نیا develop کیا گیا ہے۔ اس میں ایک خانسر کے مقام پر ہے، ایک فتح پور کے مقام پر ہے اور ایک چوک منڈا کے مقام پر ہے اور اس کی پالیسی بھی ہم نے وضع کر دی ہے اور اس کو strictly monitor کر رہے ہیں اور احسان اللہ وقاص صاحب کے ضمنی سوال کے دوسرے حصہ کے جواب میں عرض ہے کہ واقعی axle lood کو observe کئے بغیر ہماری سڑکوں کا معیار قائم نہیں رہ سکتا اور جس weigh bearing capacity کے لئے یہ بنتی ہیں۔ بعض اوقات کچھ ٹرالہ جات یا اس کے مالکان وقتی منافع کے لئے چلتے ہیں تو ان کی تباہی کا باعث بنتا ہے اور اس کو observe کرنے کے لئے ہم نے fix بھی کر دیا ہے۔ گو کہ یہ ضمنی سوال کا حصہ نہیں ہے لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ ہم نے سنگل ایکسل روڈ پر 12 ٹن allow کیا ہے۔ ڈبل ایکسل پر 22 ٹن کا اور ٹرپل ایکسل کے اوپر 32 ٹن کا لوڈ allowed کیا ہے اور اب آئندہ weigh station بنانے کے لئے بھی پراسیس جاری ہے اور زیادہ بڑھائے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے weigh bridge قائم کئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہاں سے ٹرک گزرتا ہے تو یہ اس کا وزن چیک

کرتے ہیں کہ یہ کتنا وزن ہے۔یہ بتادیں کہ اب تک ایک سال میں محکمہ شاہراہ نے زیادہ وزن والے کتنے ٹرکوں کے چالان کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! گو کہ یہ سوال ہمارے متعلقہ تو نہیں ہے کیونکہ پولیس چالان کرتی ہے چونکہ ہمارے سسٹم میں ایک چیز موجود ہے جو انفارمیشن حاصل کرنے کے لئے میرے محترم بگو صاحب نے سوال کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ ہم نے جتنا وزن دیا ہوا ہے اگر اس سے exceed کرتا ہے تو excess جتنا بھی ہو exceed کرنے والے کو ٹھیکیدار -/500 روپے جرمانہ کرتا ہے اور اس جرمانے کا 90 فیصد خزانہ میں جاتا ہے اور 10 فیصد ٹھیکیدار کے پاس جاتا ہے اور اس کو وہاں پر اَن لوڈ کر دیا جاتا ہے۔آگے لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ ایک punishment ہوتی ہے جو اس کو موقع پر دے دی جاتی ہے۔یہ لاتعداد ہوتی ہے اور اگر اس کے بارے میں یہ جاننا چاہیں گے تو چونکہ یہ figures کا معاملہ ہے تو میں لے کر دے دوں گا۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! چالان وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ جرمانہ ہوتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جرمانہ کیا ہے اور ٹرک کو روک لیتے ہیں تو یہ بتادیں کہ اس وقت پنجاب میں ایک سال میں کتنے جرمانے کئے ہیں۔اس حوالے سے ان کے پاس figures ہوں اور یہ سوال سے related بھی ہے۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! ویسے یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: چلیں اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! یہ fresh question تو بنتا ہے لیکن یہ پاکستان کے اندر پریکٹس نہیں ہے۔کوئی ٹرک نہیں روکا جاتا اور اگر روکا جاتا ہے تو پھر پیسے لے کر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ اس کا سامان اَن لوڈ کیا جائے یا اس کو سڑک پر چلنے سے منع کر دیا جائے۔ایسا نہیں ہوتا۔اس کے لئے کوئی سدباب کیا جائے کہ جو لوڈڈ ٹرک ہیں ان سے پیسے تو وصول کریں۔وہ سڑک پر سے تو گزر جاتا ہے اور نقصان کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے جواب شاید صحیح طریقہ سے سنا نہیں۔ وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ ٹھیکیدار جرمانہ کرتا ہے تو جب کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور اس نے جرمانہ کرنا ہے تو وہ کسی کو بھی معاف نہیں کرے گا بلکہ چار آنے زیادہ تو ہو سکتا ہے کم تو نہیں لے گا۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! جرمانہ تو وہ کرتا ہے میں یہ مانتا ہوں۔ وہ بھی جرمانہ کرتا ہے، پولیس بھی جرمانہ کرتی ہے اور وزیر مواصلات بھی جرمانہ کرتے ہیں لیکن جرمانہ کرنے کے بعد اس ٹرک کو روکا نہیں جاتا بلکہ وہ اسی سڑک پر اتنا وزن لے کر جاتا ہے جس سے نقصان ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ وہ اضافی وزن والے ایسے ٹرک کو اَن لوڈ کر دیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں ممنون ہوں کہ میرے axle load کے تعین سے متعلق سوال کا جواب دے دیا گیا ہے لیکن میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ سارے وے برج in service ہیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جو کام نہیں کر رہے۔ اسی کے ساتھ ضمناً یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے axle load 12 ٹن فرمایا ہے تو کیا ہماری سڑکوں کی تعمیر کا معیار اس ایکسل لوڈ کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ہماری سڑکیں دو قسم کی ہیں جن میں ایک T.S.T روڈز ہیں ان پر اگر axle load divided by جاتا ہو تو وہ load bearing capacity ہوتی ہے لیکن اگر سنگل ایکسل کے اوپر exceed کر دیا جائے تو پھر وہ weight bearing capacity نہیں ہوتی لیکن شاہ صاحب نے دوسرا یہ فرمایا ہے کہ کچھ operative نہیں ہیں تو میرے علم کے مطابق تمام operative ہیں۔ میں دوبارہ چیک کروالوں گا اور اگر کوئی ایسی بات ہوئی کہ کوئی non operative ہوا تو اس کو انشاء اللہ operative کروا دیا جائے گا اور میں یہ نوٹیفکیشن ان کی نذر کرتا ہوں یہ اسے ملاحظہ فرما لیں گے۔

(اس مرحلہ پر وزیر موصوف نے لوڈ کے حوالے سے نوٹیفکیشن
محترم احسان اللہ وقاص صاحب کو دیا)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 1705 سوال سے متعلق ہے کہ نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی مرمت بین الاضلاعی 03-2002 اور 04-2003 میں کتنا خرچہ آیا ہے تو اس کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا فیصلہ کس معیار کے اوپر کیا جاتا ہے کہ اس سڑک کی تعمیر نو ہونی چاہئے یا اس کی مرمت ہونی چاہئے۔ اس کے لئے کوئی set criteria ہے یا محض ایک پک اینڈ چوز ہے، کئی سفارشی بنیاد کے اوپر سڑکیں لے لی جاتی ہیں، کچھ کو ignore کر دیا جاتا ہے تو براہ مہربانی وزیر موصوف معیار کے بارے میں بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ہمارا بالکل criteria ہے اور یہ per کلو میٹر ہے اور T.S.T روڈز کو yearly فنڈ دیا جاتا ہے اور non T.S.T روڈز کو ہم دو سال کے بعد دیکھتے ہیں لیکن جہاں پر اگر وقت سے پہلے شکست وریخت ہو جائے تو اس کو priority پر لے لیا جاتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اگر ایسا نہ ہو رہا ہو تو پھر ان کے پاس اس کا کیا علاج ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ایسا ہی ہو رہا ہے اور یہ ایک بدگمانی کی صورتحال ہے۔ یہ نشاندہی فرمائیں میں تو ہمیشہ ان کی تعمیل کرتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں نشاندہی کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو رہا اور یقیناً نہیں ہو رہا اور ضلع لیہ کے اندر میں چیلنج کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ آپ رپورٹ منگوائیں کہ وہاں چھ چھ سال سے سڑکوں کی مرمت نہیں کی گئی اور ضلع ناظم اپنی مرضی سے نئی سڑکوں کو choose کرتا ہے اور نئی سڑکیں بناتا ہے اور ان کی مرمت کرتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ضلع کونسل کی بات کر رہے ہیں اور وہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جواب دے رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: نہیں۔ جناب سپیکر! میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے پہلے یہ سوال کیا تھا اور آپ نے ان سے یہ وضاحت لی تھی کہ یہاں سے فنڈز reserve رکھے جاتے ہیں کہ سڑکوں کی مرمت according to the rules ہونی چاہئے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایسے ہوتی ہے۔ انہوں نے جیسے اب یہ فرمایا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وہ ہائی وے روڈز کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں بھی ہائی وے روڈز کی بات کر رہا ہوں۔ جو روڈز انہوں نے بنائی ہیں۔

جناب سپیکر: جو ضلع کونسل کی سڑکیں ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر: نہیں، جناب سپیکر! ضلع کونسل کی بات نہیں کر رہا۔ آپ یہ فنڈ ضلع کونسل کو بھیجتے ہیں۔ میں بھی ہائی وے روڈز کی بات کر رہا ہوں جو روڈ انہوں نے بنائی ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو ضلع کونسل کی سڑکیں ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: ہائی وے کی سڑکیں چھ چھ سال سے غیر مرمت پڑی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر! مواصلات اور تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! آپ صحیح نشاندہی فرما رہے ہیں کیونکہ آپ اس سسٹم کو ہم سے بھی بہتر جانتے ہیں کیونکہ یہ تو آپ کی انگلیوں سے گزرا ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ روڈز بھی ہیں جو کہ 32 ہزار کلو میٹر devolve کر دی گئی ہیں لیکن C&W کا محکمہ ان کو مانیٹر کرتا ہے، انہیں دیکھتا ہے انہیں محکمہ دیا ہوا ہے execution جو ہے وہ ڈسٹرکٹس کی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود میرے بھائی نے جو ارشاد فرمایا ہے میں وہاں کے EDO Works کے ذریعے پتا کر کے اس کو انشاء اللہ دیکھ لوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی رانا سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں شیخوپورہ روڈ کے حوالے سے بڑا واضح طور پر پوچھا گیا ہے کہ اس کی تعمیر نو کے لئے کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا ہے۔ یہ بڑا واضح پوچھا گیا ہے کہ کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا ہے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس سڑک کی تعمیر نو کے لئے M/S LAFCO نے حکومت پنجاب کے ساتھ معاہدہ کے تحت کام شروع کر رکھا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو کام شروع کر رکھا ہے اس کا کوئی بجٹ ہے۔ چونکہ میری constituency شاہدرہ ہے جب شاہدرہ موڑ سے شروع ہوں تو یہ شیخوپورہ روڈ شروع ہو جاتا ہے جو فیصل آباد کی طرف جاتا ہے وہاں پر جو سڑک کی صورتحال ہے اس کے بعد اگر یہ یہاں پر بجٹ کی نشاندہی کریں یا کہیں کہ کام شروع کر رکھا ہے تو میں پہلے ہی کہہ دوں کہ وہ صریحاً غلط بیانی ہو گی۔ شیخوپورہ روڈ پر جو شاہدرہ سے شیخوپورہ کی طرف جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اگر کام شروع کر رکھا ہے تو وہ شیخوپورہ روڈ پر تو کہیں شروع نہیں کر رکھا اگر کہیں شروع کر رکھا ہے تو اس کی نشاندہی کریں ورنہ منسٹر صاحب کو میرے ساتھ بھیجیں جہاں سے شیخوپورہ روڈ شروع ہوتا ہے اس کی حالت زار یہ خود جا کر دیکھ لیں۔ جی، منسٹر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ عرض کرتا چلوں کہ جس وقت یہ جواب آیا تھا اس وقت تو کام ہو رہا تھا لیکن اس وقت اس سڑک کو مکمل کر دیا گیا ہے اور جس چیز کے بارے میں انہوں نے پوچھا تھا کہ 1973 میں جب یہ سڑک بنی تھی تو 41.958 ملین روپے اس پر اخراجات آئے تھے اور باقی یہ ٹوٹل بیوٹی پراجیکٹ کا حصہ ہے اس کی کل لاگت اس کے اندر ہے اس کی leg آتی ہے اب یہ مکمل ہو چکی ہے اور operative ہے۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو میری بات سمجھ نہیں آئی ہے 1973 میں جو دو رویہ سڑک کی گئی تھی اس کے بارے میں نہیں پوچھا گیا ہے یہ ذرا سوال غور سے پڑھ لیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے احسان اللہ وقاص صاحب کا جواب غور سے نہیں پڑھا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ دو رویہ سڑک کب تعمیر کی گئی وہ انہوں نے بتا دیا کہ وہ 1973 میں کی گئی اس کے آگے یہ ذرا غور فرمائیں کہ کیا اس کی تعمیر نو کے لئے کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا۔ یہ present

condition کی بات ہے یہ آج کے سوال کو ماشاء اللہ 1973 میں جا کر جواب دے رہے ہیں جو کہ پوچھا ہی نہیں گیا کہ اب اس وقت موجودہ تعمیر نو کے لئے اس کا بجٹ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اس کا ٹوٹل تو 6 بلین روپے ہے لیکن اس کا 14 ملین روپے اس سڑک کا ہے۔

جناب سپیکر: 14 ملین روپے ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کہاں لگ رہا ہے یہ LEFCO کے تحت یہاں شیخوپورہ روڈ کی condition دیکھنے کے لئے یہاں کوئی ٹیم بنالیں اور جو انہوں نے کہا ہے کہ شیخوپورہ روڈ پر بجٹ لگ رہا ہے وہ بجٹ بالکل نہیں لگ رہا ہے وہ انتہائی خستہ حال ہے جب آپ شاہدرہ سے شیخوپورہ کی طرف travel کرتے ہیں تو بیگم کوٹ چوک تک تو اس پر ایک روپیہ بھی نہیں لگا ہے۔ تو انہوں نے یہ پیسا کہاں لگایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! یہ موصوف نے ایک غیر ذمہ دارانہ بیان دیا ہے اور بہت دیر سے اس سوال کو دیکھ رہے تھے مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہر روز اس سڑک سے ٹول ٹیکس دے کر گزر رہے ہیں وہاں یہ ایک بہترین سڑک کی حالت میں ہے اور یہ پہلا بیوٹی پراجیکٹ ہے جو پاکستان میں معرض وجود میں آیا اور یہ بلاوجہ اپنا ایک رول پلے کرتے ہوئے اپوزیشن کی پہلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے انہوں نے بات کی ہے حالانکہ وہاں پیسا لگا ہے اور اس وقت سڑک operative ہے اور بہترین حالت میں ہے اور لوگ اس کے بارے میں پنجاب کی حکومت کو سراہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب میرا آپ سے سوال ہے منسٹر صاحب سے نہیں ہے۔ اگر کوئی منسٹر ہاؤس میں انتہائی غیر ذمہ داری سے اور صریحاً غلط بیانی کرے تو اس پر کیا Privilege Motion آ سکتی ہے؟ اگر میں یہ ثابت نہ کر سکوں جو میں نے بات کی ہے کہ شیخوپورہ روڈ جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں سے بیگم کوٹ چوک تک، یہ کوئی اپوزیشن نہ لیں یہ کوئی دو تین منسٹر لیں

اور اس غلط بیانی پر، چودھری ظہیر الدین صاحب! میرا اب آپ سے سوال ہے اس ہاؤس میں اتنا دیدہ دلیری سے [***] پر کسی منسٹر۔۔۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بے شک آپ کارروائی سے حذف کر دیں لیکن یہ سچائی ہے اور میں چاہوں گا اور میں چونکہ پہلی بار اسمبلی میں آیا ہوں مجھے آپ سے رہنمائی لینی ہے کہ اگر کوئی منسٹر سامنے بیٹھ کر صریحاً غلط بیانی کرے تو اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایسا کریں کہ محکمے کا کوئی SE یا چیف انجینئر سمیع اللہ خان صاحب کے ساتھ بھجوادیں ذرا وزٹ کروالیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!! مجھے اگر یہ موقع عطا فرمادیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں سے کوئی ذمہ دار افراد لے لیں اور میرے ساتھ بھیج دیں اور رپورٹ ایوان میں آجائے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ماشاء اللہ ذمہ داری سے ہی کریں گے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ انہوں نے جھوٹ بھی مسکرا کر بولا ہے یہ اس ایوان میں روز تماشا ہو رہا ہے یہاں ایک سوال کیا گیا ہے اگر ان کو جواب نہیں آتا ہے تو وہ کہہ دیں کہ fresh question لے آئیں یا کہہ دیں کہ میں پوچھ کر بتا دیتا ہوں حالانکہ میں نے تو کہا کہ یہ گیلری سے ہیلپ لے لیں اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں تھی لیکن یہاں کھڑے ہو کر اس طرح سے بات کرنا اور جھوٹ بولنا غلط بیانی کرنا اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے کوئی منسٹر لیں اور اس کی رپورٹ اگلے سیشن میں آجائے یا کل آجائے اور یہ آج ہی میرے ساتھ چلیں اگر میں غلط ثابت ہوں اور وہ سڑک ٹوٹی پھوٹی نہ ہو اور وہاں جا کر اگر یہ واقعی فخر کریں کہ یہ زبردست سڑک ہے تو آپ جو مجھے سزا دیں گے وہ میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں لیکن آپ اس کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دے دیں۔

میاں خالد محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، میاں خالد محمود!

میاں خالد محمود: جناب سپیکر! میں بھی LEFCO سڑک لاہور شیخوپورہ فیصل آباد روڈ کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات اس سے پہلے میں نے منسٹر C&W سے کی تھی۔ یہ بات درست ہے کہ جو لاہور سے شیخوپورہ روڈ ہے اس کی تعمیر غیر معیاری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس سڑک کے جو پل ہیں وہی پرانی پلیاں ہیں جن کی دوبارہ تعمیر نہیں کی گئی۔ جہاں تک LEFCO شیخوپورہ سے تعلق ہے اس سڑک کو بائی پاس سے باہر سے گزار دیا گیا ہے اور مین شیخوپورہ شہر کا چار کلو میٹر کے ایریا کو چھوڑ دیا گیا اس کی تعمیر نہیں کی گئی۔ میری اس معاملے میں جناب! آپ سے گزارش ہے کہ LEFCO لاہور شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے تاکہ اس کی مکمل چھان بین کی جائے اور جو سڑک کی تعمیر غیر معیاری ہے ان کو بتایا جائے میں اس سلسلے میں LEFCO کے انچارج بریگیڈئر صاحب سے بھی ملا ہوں اور میں نے ان سے بارہا یہ گزارش کی ہے کہ اس سڑک کو تعمیر ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے اور اس کی حالت دیکھیں وہ ایک لمبی سڑک ہے، غیر معیاری ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

رائے اعجاز احمد: بگو صاحب! پہلے ایک منٹ ذرا مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: رائے صاحب! میں نے بگو صاحب کو floor دیا ہوا ہے ان کے بعد آپ کو floor دوں گا۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہاں پر پچھلے چار سال سے یہی ہو رہا ہے کہ ایک فاضل منسٹر یہاں پر تصدیق کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کام ہو گیا ہے اور پھر کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ گورنمنٹ کے بنچز سے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے اور غلط بیانی کی گئی ہے یہ کام ہوا ہی نہیں ہے۔ جس طرح سمیع اللہ خان صاحب ضمنی سوال کر رہے تھے اور جس کی تصدیق وہاں کے مقامی ایم پی اے نے کی ہے انہوں نے کہا کہ جو چودھری ظہیر صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں آپ سے درخواست کروں گا، چودھری صاحب کہتے ہیں کہ وہ سڑک بن چکی ہے، operative

ہو گئی ہے سب کچھ ہو گیا ہے آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں جو اس کا وزٹ کر لے اور اگلے سیشن وہ ایوان میں رپورٹ پیش کر دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رائے اعجاز صاحب!

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ جو سڑک بنی ہے لاہور سے شیخوپورہ اور شیخوپورہ سے مانانوالہ فیصل آباد یہ عوام کے لئے وبال جان بن چکی ہے وہاں دو دو میل تک انہوں نے راستے دیئے ہیں میں اس سلسلے میں سیکرٹری صاحب سے ملا۔ سیکرٹری صاحب نے پی ڈی کو بلایا۔ میرے شاہ کوٹ کے عوام رو رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! گزارش سن لیں۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں۔ وزیر صاحب ہمارے ساتھ محکمے کو لے کر چلے جائیں۔ ان کو پتا چل جائے گا کہ وہاں پر problem کیا ہے؟ ہم مسائل حل کرنے کے لئے آئے ہیں، مسائل کو بڑھانے کے لئے نہیں آئے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے، بے شک منسٹر صاحب ہمارے ساتھ جائیں اور جو وہاں کے مسائل ہیں وہ حل ہونے چاہیئں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے مجھے دو دفعہ floor عنایت فرمایا اور اس میں میرے دوست سمیع اللہ خان صاحب نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کا دیا ہوا floor میں explain کر سکوں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ شیخوپورہ سے لاہور تک کی جو بی او ٹی پراجیکٹ کی سڑک ہے اس پر پیسا ہی نہیں لگا۔ پہلے تو ہم یہ چیزیں طے کرتے چلیں، ابہام میں نہ رہنے دیں۔ سمیع اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بی او ٹی روڈ لاہور سے شیخوپورہ تک پر پیسا لگا ہی نہیں۔ میں اپنے محکمے کے ایس ای کو کہتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ جائیں اور یہ ان کے ساتھ جا کر اس کو وزٹ کر لیں۔ دوسری بات رہ گئی میرے دوست خالد محمود صاحب کی، انہوں نے جو فرمایا ہے کہ یہ ایک سڑک فیصل آباد تک بی او ٹی روڈ جو بنی ہے یہ لوگوں کے لئے وبال جان بن چکی ہے۔ یہ سڑک بھی اپنی جگہ موجود ہے اور اس کو راتوں رات بہتر نہیں کیا جا سکتا۔ آپ میں سے کوئی بھی شخص وہاں پر drive کر کے دیکھ لے اور یہی میرے ساتھی وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے بہت محبت کے ساتھ،

بہت عقیدت کے ساتھ اس کی تعریفیں بھی کرتے ہیں کہ اتنا اعلیٰ پراجیکٹ جس پر کہ اس حکومت پنجاب کا ایک پیسا بھی نہیں لگا اور پرائیویٹ پیسے سے آپ نے بنوا دی لیکن آج کسی وجہ سے یہ اس کو وبال جان فرمارہے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک سڑک تمام پاکستان کے اندر ایک role modelثابت ہو گی جو کہ financial managementاور project managementکا ایک مظہر ہے اور ایک role modelکے طور پر اس کو دوسرے صوبوں میں اپنایا جارہا ہے۔ ان کے لوگ یہاں پر آکر studyکر رہے ہیں کہ کس طرح ایک اتنا بڑا پراجیکٹ چھ بلین روپے کا کسی حکومت کا ایک پیسا لگے بغیر مکمل ہو گیا ہے۔ پہلا جو حصہ ہے وہ میں اپنے بہت ہی قابل احترام دوست سمیع اللہ صاحب کے ساتھ میرے ایس ای جائیں گے اور وہ ان کو وزٹ کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! چودھری ظہیر صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ ایکسیئن ان کے ساتھ جائیں گے اور ان کی تسلی کروا دیں گے، نہیں۔ جب ہاؤس میں معاملہ discussہوا ہے، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ چودھری ظہیر صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں، ہم نے تو یہ کہا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ نے ان کو جواب دیا ہے وہ جواب غلط ہے اور جن لوگوں نے جواب ان کو غلط دیا ہے، انہوں نے جو یہاں پر floorپر پڑھ دیا ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اب یہاں پر دو معزز فاضل ممبروں نے یہ تصدیق کی ہے کہ شیخوپورہ روڈ پر آپ خود ذاتی طور پر وہاں پر چلے جائیں وہ بالکل تعمیر نہیں ہوئی، وہ ٹوٹی پھوٹی ہے اور وہاں پر روزانہ گزرتے ہوئے لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ یہ دو باتیں آ گئی ہیں۔ ان کی طرف سے بھی بات آ گئی ہے اور ہماری طرف سے بھی بات آ گئی ہے۔ اس کا فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ اگر آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں اور جن لوگوں نے یہ غلط بیانی یا غلط جواب یہاں اس ایوان میں دیا ہے ان کے خلاف کارروائی ہو جائے گی تو آئندہ کوئی ڈیپارٹمنٹ غلط جواب اسمبلی کو نہیں بھیجے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ یہ ساری بحث ہوئی ہے۔ اب جو بات ہوئی ہے اس میں دو حصے ہیں، اس پر یقینی بات ہے کہ کمیٹی یا آپ جو بھی measureلیں، پہلی بات یہ ہے کہ جس کے بارے میں سوال ہے وہ آپ ایڈریس دیکھ لیں کہ لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور، میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور کے بارے میں سوال ہے۔ اب وہ شاہدرہ موڑ سے شروع ہوتا ہے

اور یقینی بات ہے کہ یہ شیخوپورہ تک جاتا ہے۔ میں وضاحت کر رہا ہوں کہ وہاں اڑھائی کلو میٹر کا ٹکڑا ہے، میں یہاں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ وہ اڑھائی کلو میٹر کا رستہ سرے سے تعمیر ہی نہیں کیا گیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! یہ ایک غلط بیانی کی جارہی ہے۔ وہ ٹکڑا نئے اے ڈی پی میں شامل ہو چکا ہے، نئے اے ڈی پی میں بننے کے لئے وہ آ چکا ہے، جو بی او ٹی روڈ پراجیکٹ شیخوپورہ تک کی تعمیر کے لئے ہے اس کی بات ہو رہی ہے۔ یہ اب اپنی غلط بیانی اور گیلری پلے کو چھپانے کے لئے یہ بات کر رہے ہیں۔ میں بالکل تیار ہوں، جس سڑک کے ٹکڑے کی یہ بات فرما رہے ہیں وہ ٹکڑا اس دفعہ اے ڈی پی میں printed ہے، وہ اب بننا ہے۔ یہ گیلری کے ساتھ کھیلنے نہ دیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ اس طرح اپنی خفت کو نہیں چھپا سکتے۔ میں اس سوال کے جواب کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس پر لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور لکھا ہوا ہے۔ میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ یہاں دو باتیں ہیں کہ اڑھائی کلو میٹر تعمیر ہی نہیں کیا گیا، جس پر میں نے بات کی ہے اور اس جواب میں بھی وہ mention نہیں ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ جو تعمیر کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں سمجھ گیا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چٹھہ صاحب!

جناب عابد حسین چٹھہ: جناب سپیکر! میرا سارا حلقہ اسی روڈ پر واقع ہے۔ میں اس میں دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بی او ٹی پراجیکٹ بڑا اچھا پراجیکٹ ہے، روڈ بنی ہے لیکن اس میں بیشمار چھوٹی چھوٹی ایسی چیزیں ہیں، Which need clarification، یہ جو کمیٹی کی requirement ہے جس میں لیگو کے نمائندے، سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو اور منسٹر صاحب موجود ہوں جب تک یہ اکٹھے بیٹھ کر وہاں کے مقامی نمائندوں کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے تب تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس میں بیشمار چھوٹے چھوٹے issues ہیں جو کہ agreement کے مطابق حل ہونا مانگتے ہیں اور دوسری چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ شیخوپورہ دونوں سائیڈوں سے فیصل آباد روڈ سے لے کر شیخوپورہ تک بھی چار کلو میٹر کا ایریا ہے اور لاہور روڈ سے شیخوپورہ تک بھی چار کلو میٹر کا ایریا ہے جو کہ بالکل ignore ہو گیا ہے۔ یہ سڑک جو کہ شیخوپورہ کے نام پر بنائی ہے وہاں سے شیخوپورہ کے لوگوں کو جو کہ ٹیکس بھی دیتے ہیں اور چار کلو میٹر وہ پرانی

جو سڑک ہے تباہ شدہ حالت میں ہے اس سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ فیصل آباد اور شیخوپورہ کے ایم پی ایز کو اکٹھا کر کے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں تاکہ یہ معاملات ہم خوش اسلوبی سے کمیٹی کے ذریعہ منسٹر صاحب کی نگرانی میں نمٹا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ جہاں تک مجھے اس سوال کے بارے میں سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ "لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور کی تعمیر و مرمت کب کی گئی تھی، کتنا خرچہ آیا تھا؟" اس کے جواب پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ 1973 میں یہ تعمیر کی گئی تھی اور 41.958 ملین روپے لاگت آئی تھی۔

جناب سمیع اللہ خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا اگلا سوال ہے کہ "اس کی تعمیر نو کے لئے کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا ہے؟" وہ جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں، ان کا جواب دینے کا مقصد یہ تھا کہ جو بی او ٹی پر روڈ دی گئی ہے وہ شیخوپورہ لاہور روڈ (Dual Carriage Weigh) جو تعمیر بھی ہو چکی ہے وہ اس روڈ کا mention کر رہے تھے۔ آگے آپ کا سوال یہ تھا کہ "اس سڑک کی تعمیر نو کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے؟" وہ figure نہیں بتائی گئی کہ کتنے فنڈز رکھے گئے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام بی او ٹی پر دیا گیا ہے۔ پراجیکٹ چونکہ مکمل ہو چکا ہے اس لئے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی ذمہ داری اس کمپنی کی ہے، اس کی maintenance پر سالانہ ایک کروڑ روپیہ خرچہ آئے، اس پر دو کروڑ روپیہ خرچ آئے اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا گیا، جو confusion تھا، منسٹر صاحب بی او ٹی والی سڑک کی بات کر رہے تھے، آپ وہ جو دو اڑھائی کلو میٹر کا ٹکڑا تھا اس کی بات کر رہے تھے۔ وہ منسٹر صاحب نے بھی on the floor of the House تسلیم کیا ہے کہ یہ جو main road dual carriage weigh بنی ہے، بی او ٹی پر روڈ جو دی گئی تھی وہ مکمل ہو چکی ہے اور اگلی کے لئے اے ڈی پی میں فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں۔ ان پر ابھی کام شروع نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ اب وہ confusion دور ہو گئی ہے اور اس پر اب کوئی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا میں منسٹر صاحب کو گزارش کروں گا کہ چوہدری اصغر علی کا بڑا ایک relevant سوال تھا کہ سڑکوں کی تعمیر کا criteria کیا ہے کہ جب جی چاہے محکمہ کسی سڑک کی تعمیر کر دے اور اگر جی نہ چاہے تو دس سال بھی نہ کرے تو جو ضلع کونسل کی تحویل میں سڑکیں ہیں، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ lum sum amount اپنے criteria کے مطابق جیسے آپ نے بتایا ہے کہ دو سال بعد سڑک کو مرمت کیا جاتا ہے تو فرض کریں ان کا ضلع

لیہ ہے، لیہ میں ضلع کونسل کی ٹوٹل سڑکوں کی جتنی لمبائی ہے آپ lum sum amount بھیج دیتے ہیں کہ یہ سڑکیں تعمیر ہونی چاہیئں لیکن وہاں جو ضلعی ناظمین بیٹھے ہیں وہ اپنی من مرضی کرتے ہیں۔ کئی سڑکیں ایسی ہیں کہ 15/10 سال بعد بھی ان کی مرمت نہیں کی جاتی جبکہ کئی ایسی سڑکیں بھی ہیں کہ دوسرے ہی سال ان کی مرمت ہو جاتی ہے تو آپ جہاں سڑکات کی تعمیر کے لئے فنڈز دیتے ہیں وہاں اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ان کی مرمت بھی ہونی چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اکثر مسائل حل ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے اس devolution plan میں آہستہ آہستہ improvement ہو رہی ہے۔ تقریباً 32 ہزار کلو میٹر سڑکات devolve کی گئی ہیں۔ TST road سالانہ repair مانگتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی umpire road ہے اس کو repair کیا جانا از حد ضروری ہے۔ ان کے لئے one time budget جاتا ہے اور اس one time budget میں آگے ضلعی ناظم اور ڈی سی او کی discretion ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایسی شکایات آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس بابت سوچا جا رہا ہے کہ one time budget کی بجائے maintenance repair budget علیحدہ head میں جائے تا کہ ساری سڑکوں کی repair ہو سکے۔ اس بارے میں حکومت پنجاب سوچ بچار کر رہی ہے۔ میں آپ کے حکم کے مطابق دوبارہ وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس پر جلد از جلد عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب سپیکر: دوسرا سڑک کی ناقص کارکردگی کے بارے میں جو باتیں کہی گئی ہیں ان کے حوالے سے آپ اپنے طور پر inquire کروالیں۔ جن لوگوں نے کوئی سستی یا غفلت کی ہے ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2044۔ جناب والا! جناب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن بائی پاس روڈ سے میراں شاہ تک سڑک کی تعمیر

*2044: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن بائی پاس روڈ سے میراں شاہ تک سڑک کا ٹھیکہ تقریباً دس سال پہلے ہوا تھا مگر پتھر وغیرہ ڈالنے کے بعد یہ سڑک ادھوری چھوڑ دی گئی اور پتھر بھی ضائع ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس نقصان کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی اگر نہیں تو کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو دوبارہ بنانے کے لئے فنڈز مختص کر رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) پاکپتن بائی پاس روڈ تا میراں شاہ سڑک کی انتظامی منظوری 86-1985 کے ایم این اے / سینیٹرز پروگرام کے تحت مبلغ 4.302 ملین روپے کی ہوئی جس کا ٹھیکہ 86-1985 میں ہی دے دیا گیا اس سال حکومت نے صرف 0.6 ملین روپے فراہم کئے جس میں مٹی کا کام اور پتھر سڑک پر ڈال دیا گیا اس کے بعد سکیم کے باقی ماندہ فنڈز جاری نہ ہو سکے۔

(ب) جز (الف) میں بیان کی گئی وجوہات کی بناء پر کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کی منظوری دی ہے محکمہ ہذا نے کام الاٹ کر دیا ہے جو کہ موقع پر جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سڑک کا دوبارہ ٹینڈر ہو چکا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر مواصلات کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس سڑک کی دوبارہ تعمیر شروع کروا دی ہے۔ لہذا میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ تنویر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3669۔ وزیر صاحب ذرا جواب پڑھ دیں۔

وحدت کالونی لاہور۔ گرین بیلٹ پر فرنیچر کے شوروم گودام کا قیام

*3669: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایچ بلاک وحدت کالونی لاہور اور وحدت روڈ کے درمیان واقع کالونی کی گرین بیلٹ کے کئی کنال رقبہ پر محکمہ کی ملی بھگت سے فرنیچر کا شوروم / گودام قائم کر کے گرین بیلٹ پر قبضہ کا آغاز کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر محکمہ نے یہ جگہ ٹھیکہ پر دے رکھی ہے تو معاہدہ بیان فرمائیں اگر محکمہ کی ملی بھگت نہ ہے تو کروڑوں روپے مالیت کی اس جگہ پر قبضے کا جواز بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت نے آج تک اس ناجائز قبضہ کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اگر نہیں کی تو کیا حکومت ذمہ داران سرکاری عملہ کے خلاف ایکشن لینے کو تیار ہے نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے ایک تجاوز کنندہ نے مذکورہ بالا جگہ پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں فرنیچر کا کاروبار شروع کر رکھا تھا۔

(ب) وحدت کالونی ایس اینڈ جی اے ڈی کے زیر انتظام ہے لہذا مواصلات و تعمیرات اس جگہ کو ٹھیکے پر دینے کا مجاز نہ ہے۔ مقبوضہ جگہ کی واگزاری کے لئے مذکورہ محکمہ کو بروقت آگاہ کر دیا گیا تھا۔

(ج) اس جگہ کی واگزاری کے لئے ضروری کارروائی بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی گئی جس پر تجاوز کنندہ نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق مذکورہ جگہ خالی کرالی گئی ہے اور اب وہاں کسی قسم کا شوروم یا گودام نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

شیخ تنویر احمد: جناب والا! وقتی طور پر تو وہ جگہ خالی ہو چکی ہے لیکن وہ موقع ملتے ہی دوبارہ اپنا قبضہ کر لیں گے۔ پنجاب میں سینکڑوں ایسی جگہیں ہیں جہاں پر ناجائز قابضین براجمان ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

شیخ تنویر احمد: میری وزیر موصوف سے صرف یہ گزارش ہے کہ وہ اس کی پیروی جاری رکھیں اور دوبارہ قبضہ نہ ہونے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کا مشکور ہوں کہ انھوں نے میرے جواب پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے مزید فرمایا ہے کہ بہت سی جگہوں پر ناجائز قبضے ہیں۔ انھوں نے جس جگہ کی نشاندہی کی تھی ہم نے اسے واگزار کروایا ہے۔ اگر یہ ہمارے محکمہ C&W کے حوالے سے دوبارہ کسی ایسی جگہ کی نشاندہی فرمائیں گے تو ہم انشاء اللہ تعمیل کریں گے۔ جس جگہ کی نشاندہی میرے فاضل دوست نے اپنے سوال میں کی تھی وہ جگہ خالی کروالی گئی ہے۔ اب وہاں پر کوئی شوروم نہیں ہے۔ اصل میں یہ سوال S& GAD سے متعلقہ تھا لیکن ہمارے پاس آ گیا تو ہم نے اس کی نشاندہی S&GAD کو کر دی تھی جنھوں نے اسے واگزار کروایا ہے۔ میں S&GAD کا بھی مشکور ہوں کہ انھوں نے ہماری نشاندہی پر فوراً اس جگہ کا قبضہ چھڑوا لیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب! بنیادی طور پر تو یہ سوال S&GAD سے متعلقہ ہے۔ لہذا اس کو محکمہ S&GAD ہی کو بھیجنا چاہئے تھا تاکہ proper محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آتا۔ اب اس پر میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں تو اس کا جواب کون دے گا؟ وہاں پر کافی سارے ایسے گھر ہیں کہ جن میں ناجائز طور پر دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ قانوناً غلط ہے اس کے سدباب کے لئے انھوں نے کیا کیا ہے؟ اب اس کا جواب یہی وزیر صاحب دیں گے یا یہ S&GAD سے متعلقہ ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: شاہ صاحب! اگر آپ اس کی نشاندہی فرما دیں کہ کن گھروں کے باہر دکانیں بنی ہوئی ہیں تو میں اپنے محکمہ کے عملے کے ذریعے process کروا کر S&GAD کو لکھ دوں گا یہ انشاء اللہ بند کروا دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نشاندہی فرما دیں۔ اگلا سوال محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3993۔ وزیر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

فیروز پور روڈ سے براستہ بھٹہ چوک نیو ائرپورٹ سڑک کے مسائل

*3993: **محترمہ پروین مسعود بھٹی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرمینل کی main entrance جو کہ فیروز پور روڈ سے براستہ بھٹہ چوک ائرپورٹ تک جاتی ہے، کو وسیع نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیروز پور روڈ سے ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کی entrance تک سڑک کے دونوں جانب زیادہ تر تجاوزات ہیں جس میں ارباب اقتدار کی سرپرستی شامل ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کے حل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) لاہور ٹرمینل روڈ کی main entrance کو ٹیلی فون exchange کی وجہ سے چوڑا نہ کیا جا سکا عمارت کی منتقلی کے لئے متعلقہ محکمہ سے درخواست کی ہوئی ہے۔ لہذا جگہ مہیا ہونے پر ہی entrance کو چوڑا کیا جا سکے گا۔

(ب) محکمہ شاہرات نے مسلسل کوششوں سے right of way کو تجاوزات سے صاف رکھا ہوا ہے۔ سڑک مذکورہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود سے گزرتی ہے اس لئے right of way سے باہر تجاوزات ہٹانے کی ذمہ داری کنٹونمنٹ بورڈ کی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) اور (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! انھوں نے خود جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے متعلقہ محکمے سے درخواست کی ہوئی ہے لہذا جگہ مہیا ہونے پر ہی entrance کو چوڑا کیا جا سکے گا۔ میرا سوال 2004 کا ہے اور 2005 میں اس کا جواب آیا لیکن اب 2006 ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ انھوں نے جس محکمے کو درخواست کی تھی کیا ان کا جواب آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ابھی تک اس بارے میں کوئی proceed ahead نہیں ہوئے اور کوئی جواب نہیں آیا چونکہ وہاں پر ایکسچینج کی بہت بڑی اسٹیبلشمنٹ ہے جسے انھوں نے remove کرنا ہے۔ ان کی طرف سے ہمیں کوئی تحریری جواب تو نہیں آیا لیکن verbally بات ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے لئے بہت بڑا بجٹ چاہئے۔ لہذا جب تک وہ وہاں سے اتنی بڑی اسٹیبلشمنٹ کو remove نہیں کریں گے اس وقت تک ہمارے لئے وہاں کام کرنا بڑا مشکل ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب والا!وزیر موصوف نے کہا ہے کہ وہاں پر ٹیلی فون ایکسچینج ہے لیکن انھوں نے خود بھی دیکھا ہو گا کہ وہ ایکسچینج وہاں سے بہت ہٹ کر ہے۔اس کی چار دیواری تو وہاں نزدیک ہے اسے ہٹایا بھی جا سکتا ہے لیکن دراصل وہ یہ کام کرنا ہی نہیں چاہتے۔وہاں شہریوں کو آنے جانے میں بہت دقت ہوتی ہے لیکن انھوں نے اس طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔یہ تو چاہتے ہی نہیں کہ کوئی کام مکمل ہو سکے۔ان کی طرف سے جواب ہے کہ ابھی تک محکمہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔آپ حالت دیکھیں کہ ایک اتنا ضروری مسئلہ ہے لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ تو مجھے بتایا جائے کہ متعلقہ محکمے کیا کرتے ہیں، کیا وہ صرف بیٹھے بیٹھے تنخواہیں لیتے ہیں؟پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ان کو جواب دیتے ہی نہیں ہیں اور اگر دیتے بھی ہیں تو وہ بھی جواب غلط ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی،وزیر مواصلات و تعمیرات!اب تک جواب آنے کی توقع ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!ہم اسے expedite کرتے ہیں اور جلد از جلد اس کا جواب لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،ذرا expedite کروا دیں۔ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر!یہ سڑک جو فیروز پور روڈ اور بھٹہ چوک سے ہوتی ہوئی نیو ائیرپورٹ جاتی ہے۔میرے خیال میں ہم سب وہاں سے روزانہ گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں پر کتنا رش ہے اور کس وجہ سے ہے۔یہ duplication of function ہے جیسے انھوں نے کہا کہ محکمہ شاہرات نے مسلسل کوششوں سے right of way کو تجاوزات سے صاف رکھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری contradiction ہے کہ یہ کنٹونمنٹ بورڈ کا area ہے اور یہاں سے ان کی ذمہ داری ہے۔ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل نے 2001 میں پنجاب میں ایک ضلعی نظام نافذ کیا تھا جس کا یہ بڑا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور آج اس نظام کو پانچ چھ سال ہو گئے ہیں اور اب اس کی second term ہے۔تمام شہروں میں 30/35 فیصد ایریا محکمہ دفاع کے قبضے میں ہے۔میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بڑا اچھا نظام ہے تو کیا کنٹونمنٹ ایریا میں بھی اسے لاگو کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کو duplication of function کی مشکلات سے چھٹکارا مل سکے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ سوال relevant نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے right of way پر operate کرنا ہے۔ جو جگہ ہمارے پاس نہیں ہے اور وہ کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے وہاں پر جو تجاوزات ہیں اسے محکمہ مواصلات و تعمیرات operate نہیں کر سکتا۔ ہم نے اپنی معذوری اس لئے ظاہر کی ہے کہ ہم اپنی limits سے cross نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی limits کے اندر ذمہ دار ہیں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! کافی سوالات ہو چکے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(ب) میں ہے کہ ان تجاوزات میں ارباب اقتدار کی سرپرستی شامل ہے۔ ان کے تو بس میں بھی نہیں ہے کہ یہ ان تجاوزات کو ہٹا سکیں یا تو یہ چاہتے ہی نہیں ہیں یا پھر وہاں پر لوگوں سے پیسے لے کر نہیں ہٹایا جاتا۔ شاید یہ اس انتظار میں ہیں کہ میاں شہباز شریف آئے اور وہی تجاوزات ختم کروائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کوشش کر رہے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب ارشد محمود بگو: چودھری صاحب نے فرمایا ہے کہ جہاں تک ہماری حدود ہیں وہاں ہم تجاوزات ہٹا لیتے ہیں لیکن جہاں کنٹونمنٹ کی حدود شروع ہو جاتی ہیں وہاں ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے اندر جو سڑک ہے۔ کیا وہ ان کی سڑک ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی ہے تو کیا انھوں نے کنٹونمنٹ بورڈ کو تجاوزات ہٹانے کے لئے کوئی لیٹر لکھے ہیں اگر لکھے ہیں تو بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! کنٹونمنٹ بورڈ ایک خود مختار باڈی کے طور پر کام کرتا ہے اس لئے ہم نے انھیں خطوط لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ ہم اپنے right of way کو

maintain کر رہے ہیں اور وہاں پر کسی قسم کے تجاوزات نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! کیا انھوں نے لیٹر لکھا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: انھوں نے جواب دیا ہے کہ لیٹر نہیں لکھا۔

جناب ارشد محمود بگو: تو کیا کوئی لیٹر لکھنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں؟ اگر ان کو کوئی خوف ہے تو پھر نہ لکھیں لیکن اگر مہربانی کریں تو۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! لیٹر لکھ دیں کہ تجاوزات ختم کی جائیں۔ لیٹر لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! آپ کی ہدایت کے مطابق ان کو خط لکھ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، تفصیل بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! جیسے میری بہن نے بتایا کہ وہاں پر ٹریفک پریشر ہے واقعی ان کی بات ٹھیک ہے لیکن اس سے ایک کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر آگے رنگ روڈ گزر رہی ہے جو ایک سال میں بن جائے گی اور وہ ٹال فری ایریا ہے اس لئے ایک سال بعد ٹریفک کا تمام بہاؤ اس طرف چلا جائے گا اس لئے حکومت وہاں پر facilitate کر رہی ہے اور سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے اور انشاء اللہ ٹریفک conjunction نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کے سوال نمبر 8417 کو out of turn لے لیں کیونکہ انھوں نے بلال لطیف صاحب کے حوالے سے ایک سوال اس میں کیا ہوا ہے اور چار سوال غیر نشان زدہ بھی کئے ہوئے ہیں۔ اس بے چاری کو یہ سوال دینے میں بڑی مشقت کرنی پڑتی ہے لہذا میری استدعا ہے کہ کسی طرح اس کو

نوکری دیں۔ پلیز ان کا یہ سوال out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5278 ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ون یونٹ سٹاف کالونی بہاولپور، کوارٹروں کی تعداد، مرمت کے اخراجات اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*5278 محترمہ پروین مسعود بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ون یونٹ سٹاف کالونی بہاولپور جو کہ 1956 میں تعمیر کی گئی اس کی میعاد اور کوارٹروں کی تعداد کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کالونی کی مرمت پر سالانہ لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں گزشتہ 2 سال کے دوران ہر کوارٹر کی مرمت پر کتنا خرچ کیا گیا نیز رہائش پذیر ملازمین سے سالانہ فی کوارٹر کرایہ کتنا وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے رہائش پذیر الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے چیئرمین ہاؤس الاٹمنٹ کمیٹی بہاولپور سے رپورٹ طلب کی تھی۔ مذکورہ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(د) مذکورہ کالونی میں کتنے محکمہ جات کے ملازمین کو کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں ہر محکمہ کی تعداد الگ الگ فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت کالونی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مذکورہ کالونی کی میعاد ساٹھ سال ہے اور کوارٹروں کی تعداد 461 ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 2002-03 2,150,601/- روپے

مالی سال 2003-04 1,559,973/- روپے

رہائش پذیر ملازمین سے ان کی بنیادی تنخواہ کا 5 فیصد ماہانہ کرایہ تنخواہ سے منہا کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے علم کے مطابق ایسی کوئی رپورٹ طلب نہ کی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے علم کے مطابق ایسی کوئی پالیسی حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ کالونی میں 37 محکمہ جات کے ملازمین کو کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں ہر محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! انھوں نے جز(الف) کا جواب بالکل غلط دیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں رپورٹ بھی منگوا سکتی ہوں۔ باقاعدہ رپورٹ منگوائی گئی تھی لیکن نہ جانے محکمے والے ان کو کیوں غلط معلومات دے دیتے ہیں۔ اس رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ یہ ایمرجنسی کالونی ہے اس لئے یہاں پر کسی کو بھی پلاٹ الاٹ نہیں کئے جا سکتے۔ ایمرجنسی کالونی وہ ہوتی ہے جہاں پر لوگ ایک یا دو سال کے لئے آئیں اور پھر چلے جائیں لیکن اس ون یونٹ کالونی میں لوگ بیس بیس، پچیس پچیس سال سے رہ رہے ہیں۔ ان کوارٹروں کی حالت بہت مخدوش ہے اب انھوں نے خود ہی جواب میں بتایا ہے کہ اس کالونی کو بنے ہوئے پچاس سال ہو گئے ہیں اور ان کوارٹروں کی ساٹھ سال میعاد ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ جو ان کی repair کرتا ہے وہ کام بہت ناقص ہوتا ہے۔ میرے علم میں ہے کہ جب ان کی سالانہ repair ہوتی ہے---

جناب سپیکر: بی بی! آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب والا! یہ عوام کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی الاٹمنٹ کیوں نہیں کر دیتے۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں بھی ایسی کالونیوں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ لہذا میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کالونی کی الاٹمنٹ کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! کوئی ایسا منصوبہ زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ کوارٹرز/کالونی حاضر سروس لوگوں کے لئے بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ گزشتہ دو سال کے دوران ہر کوارٹر کی مرمت پر کتنا خرچ کیا گیا۔ محکمے نے deliberately اس کو omit کیا ہے۔ اصولی طور پر تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہر کوارٹر پر مرمت کے جتنے بھی اخراجات آئے ہیں اس کی تفصیل کوارٹر وار ایوان کی میز پر رکھی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ پیسے بچا بچا کر رکھتا ہے اور جب جون کا مہینہ آتا ہے تو اس وقت کمیشن کی خاطر بڑے بڑے منصوبے بنا دیئے جاتے ہیں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے ون یونٹ سٹاف کالونی کے اندر چھوٹے ملازمین رہتے ہیں۔ جب یہ کوارٹروں کی مرمت کرتے ہیں تو جو خرابیاں ہوتی ہیں اس کو تو ٹھیک نہیں کرتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پچھلے سال کوئی آٹھ نو لاکھ روپے سے ایک بے مقصد چار دیواری بنا دی جس کا کوئی گیٹ بھی نہیں لگا ہوا۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ایسی مثالیں میرے سامنے موجود ہیں کہ ٹیکنالوجی کالج کے ایک لیکچرار کو وہاں پر کوارٹر الاٹ کیا گیا دو سال سے وہ اپنی تنخواہ میں سے ہاؤس رینٹ بھی کٹوا رہا ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف اس قسم کا جائزہ لینے کے لئے تیار ہیں کہ وہاں جو کوارٹروں کی مرمت ہوتی ہے وہ کس criteria کے مطابق ہوتی ہے اور اصل بات تو میں یہی پوچھوں گا کہ quarter-wise انہوں نے تفصیل کیوں نہیں فراہم کی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک سوال کے اندر کئی سوال انہوں نے پوچھے ہیں۔ میں آہستہ آہستہ ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کے لئے block allocation ہوتی ہے اور block allocation کی جتنی رقم ہے وہ یہاں پر تحریر کر دی

گئی ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ repair کا criteria کیا ہے؟ جہاں پر repair کی ضرورت ہوتی ہے اس کو پہلے establish کیا جاتا ہے کہ کتنی repair کی ضرورت ہے پھر اس کے بعد وہ repair کر دی جاتی ہے۔ approximately ایک کوارٹر کی مرمت پر جو خرچہ آ رہا ہے وہ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ سال 03-2002 میں ہمارا تقریباً چار ہزار چھ سو روپے ایک کوارٹر پر خرچ آیا ہے یہ round figure ہے کسی کا کچھ کم ہو سکتا ہے کسی کا زیادہ ہو سکتا ہے۔ سال 04-2003 میں تین ہزار تین سو اسی کے قریب بنتا ہے۔ اس کو ہم تین ہزار چار سو بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ ان کوارٹروں کا break up ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر یہ چاہیں گے کہ بالکل exact figures بتا دیئے جائیں تو اس کے لئے بھی اگر مجھے مہلت دے دی جائے تو میں وہ بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب والا! انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہوا ہے کہ ان کی تنخواہ سے کرایہ مکان پانچ فیصد ماہانہ deduct کیا جاتا ہے۔ یہ بھی محکمہ نے ان کو غلط رپورٹ دی ہے کیونکہ ان کی تنخواہ سے lum sum بھی deduct کیا جاتا ہے جو کہ کسی سے ہزار روپے کسی سے پندرہ سو روپے ان کی تنخواہ کے مطابق لئے جاتے ہیں اور یہ پانچ فیصد اضافی کرایہ لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک تو محکمے والے ان کو غلط رپورٹ دیتے ہیں اور یہ خود اس بات کو confirm نہیں کرتے کہ آیا یہ رپورٹ صحیح ہے یا نہیں۔ اسی طرح میرے پاس ان ملازمین کی ایک لسٹ ہے کہ یہ کوارٹر کن کن کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گی کہ یہ خود بھی پڑھ لیں کہ ان میں سے زیادہ کوارٹر محکمہ تعلیم کے ملازمین کے پاس ہیں جو تقریباً 118 ہیں۔ محکمہ تعلیم کے یہ ملازمین سولہویں گریڈ سے نیچے کے ملازمین ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ چونکہ یہ معاملہ ان لوگوں کا انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اور انہوں نے خود مجھ سے یہ request کی تھی کہ ہمارے اس مسئلے کو حل کروائیں۔ یہ سارے غریب لوگ ہیں ماسٹر کی تنخواہ کتنی ہوتی ہے اور وہ جب ریٹائرڈ ہوتے ہیں تو ان کے پاس کتنا سرمایہ ہوتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ ایک اچھی سکیم ہے آپ اس پر غور کریں اور جس وقت ان کا tenure پورا ہو جائے ان کو ہی الاٹ کر دیں کیونکہ اتنا پیسا ان عمارتوں کی مرمتوں پر لگتا ہے اور وہ بھی اگر کسی کا سیوریج سسٹم خراب ہے اور کسی کا فرش

بیٹھا ہوا ہے لیکن محکمہ کہتا ہے کہ آپ کی white-wash تو ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہو گیا ہے کہ ہمیں بھوک لگی ہوئی ہے آپ کہتے ہیں کہ چلیں آپ کو مال روڈ کی سیر کروا دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان کوارٹروں کی حالت اتنی مخدوش ہے اس طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کیا ہوا؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! ایک منٹ پلیز میری بات سن لیجئے۔

جناب سپیکر: لیکن تقریر تو نہیں ہو سکتی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! اگر یہ ان لوگوں کو الاٹ کر دیتے ہیں اور رہائشی کالونی کسی اور جگہ بنا لیتے ہیں کیونکہ بہاولپور میں بہت ساری جگہیں ہیں۔ میں کہتی ہوں اس میں حکومت کا بھی فائدہ ہے میری یہ گزارش ہے کہ حکام بالا تک یہ بات پہنچائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! شکریہ

محترمہ پروین مسعود بھٹی: کہ یہ کالونی جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ وزیر موصوف نے آپ کی تجویز بڑے غور سے سن لی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا جواب بھی چاہوں گی۔

جناب سپیکر: اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو آپ نے اس پر کافی لمبی چوڑی تقریر کر دی ہے۔ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو کوارٹر ہیں ان کے لئے آیا کوئی ایسا سسٹم موجود ہے کہ ہر کوارٹر کا سالانہ معائنہ ہو جائے اور محکمہ رپورٹ کرے کہ اس کی کیا condition ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! ہمارا سسٹم موجود ہے۔ کوارٹر کا wear and tear

دیکھنا ہوتا ہے۔ ہمارا عملہ وہاں پر موجود ہے اور وہ پوچھتا رہتا ہے اور دیکھتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ، نہر اپر چناب پر واقع فیروز والا پل کی کشادگی

*5507: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اپر چناب نہر سیالکوٹ بائی پاس گوجرانوالہ پر فیروز والا پل 1911 میں بنایا گیا ہے۔ اس پل سے سنگل گاڑی ایک وقت میں گزر سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے اس پل پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پل کو ڈبل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) اپر چناب نہر اور اس پر پلوں کی تعمیر 1905 سے 1911 کے عرصہ میں محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام مکمل ہوئی تھی۔ اس وقت یہ پل 12 فٹ چوڑا تعمیر کیا گیا تھا۔ پل کی چوڑائی 12 فٹ ہونے کی وجہ سے ایک وقت میں ایک طرف سے ٹریفک گزر سکتی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ پل کو 12 سے 28 فٹ چوڑا کرنے کا منصوبہ رواں مالی سال میں منظور کیا گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

پی پی-137 لاہور، 04-2003، سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6501: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-137 لاہور میں سال 04-2003 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مختص کی گئی رقم کن کن منصوبوں پر کن ٹھیکیداروں کے ذریعے خرچ کی جا رہی ہے ہر ایک منصوبہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) پی پی-137 لاہور کے لئے سال 04-2003 کے دوران حکومت پنجاب نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ذریعہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی تھی۔

(ب) جز(الف) کے جواب کی روشنی میں مزید تفصیل درکار نہ ہے۔

دفتر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، جنوری 2004 تا حال بھرتی کی تفصیل

*6548: شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک چیف آرکیٹیکٹ پنجاب کے ماتحت جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک دفتر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب میں مندرجہ ذیل افراد بھرتی کئے گئے:۔

نمبر شمار	نام ولدیت	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	دومیسائل	نام دفتر	پتا
1۔	محمد اشرف ولد محمد حسین	ڈرائیور	4	میٹرک	لیہ	ڈائریکٹر آرکیٹیکچر لاہور	34-B جی او آر۔III
2۔	محمد امتیاز ولد محمد ممتاز	خاکروب	1	۔	ملتان	ڈائریکٹر آرکیٹیکچر ملتان	مکان نمبر 492/39 سمن آباد کالونی ملتان
3۔	عرفان مسیح ولد ہدایت مسیح	خاکروب	1	۔	بہاولپور	ڈپٹی ڈائریکٹر	24/111 ون یونٹ سٹاف کالونی بہاولپور

(ب) ریکروٹمنٹ پالیسی اور میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

برائے ملتان

نمبر شمار	نام آفیسر	گریڈ	عہدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1۔	چودھری عباس احمد	19	ڈائریکٹر	ڈائریکٹر آرکیٹیکچر ملتان
2۔	محمود احمد شعری	18	ڈپٹی ڈائریکٹر	پنجاب آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور
3۔	محمد ندیم شاکر	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	دفتر ڈائریکٹر آرکیٹیکچر ملتان

برائے لاہور

1۔	محمد انور رانا	19	ڈائریکٹر	ڈائریکٹر آرکیٹیکچر لاہور
2۔	مبشر عباس نقوی	18	ڈپٹی ڈائریکٹر	دفتر ڈائریکٹر آرکیٹیکچر گوجرانوالہ
3۔	خرم رحمن	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	دفتر ڈائریکٹر آرکیٹیکچر لاہور

برائے بہاولپور

1۔	زاہد جاوید راجہ	19	ڈائریکٹر	دفتر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب لاہور
2۔	آمنہ نسیم	18	ڈپٹی ڈائریکٹر	دفتر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب لاہور
3۔	منور حسین	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر آرکیٹیکچر بہاولپور

(د) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ہ) کسی فرد کو متعلقہ وزیر یا وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت بھرتی نہیں کیا گیا۔

ہائی وے پنجاب، جنوری2004تا حال، بھرتی کی تفصیل

*6549 شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2004 سے آج تک محکمہ ہائی وے پنجاب کے ماتحت جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یکم جنوری2004 سے آج تک محکمہ ہائی وے پنجاب میں بھرتی کئے جانے والے افراد کے نام اور دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میرٹ لسٹ اور میرٹ بنانے کا طریق کار ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کسی شخص کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ہ) کسی فرد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات پر بھرتی نہیں کیا گیا۔

نیازی چوک تا بابو صابو بند روڈ لاہور کی تعمیر اور اکھاڑ بچھاڑ سے متعلقہ تفصیل

*6642: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نیازی چوک تا بابو صابو بند روڈ لاہور کی آخری دفعہ کب اور کس ایجنسی نے تعمیر کی اور اس پر کیا لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو اکھاڑ دیا گیا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) نیازی چوک تا بابو صابو بند روڈ کو آخری دفعہ جون 2002 میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تعمیر کیا اور اس پر 717 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) چونکہ سڑک مذکورہ لاہور رنگ روڈ کی الائینمنٹ میں آتی ہے لہذا اس کو رنگ روڈ کے ڈیزائن کے مطابق مزید چوڑا اور بہتر کیا جا رہا ہے۔

سمندری روڈ / جڑانوالہ روڈ فیصل آباد
کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیل

***6714: ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد اور سمندری روڈ (چونگی تا بائی پاس) فیصل آباد حال ہی میں از سر نو تعمیر کی گئی تھیں؟

(ب) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر پر الگ الگ کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ کن کن ٹھیکیداروں کی معرفت اور محکمہ کے کن کن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ دونوں سڑکیں حالیہ بارشوں میں ناقص میٹریل کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اور ان میں جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کی ناقص تعمیر کی تحقیقات کروانے اور اس کے ذمہ دار سرکاری ملازمین اور ٹھیکیداروں کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے اور خورد بُرد کردہ رقم واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ جڑانوالہ روڈ اور سمندری روڈ (چونگی تا بائی پاس) فیصل آباد کی تعمیر نو دورویہ کرنا (dualization) جون 2004 میں مکمل ہوئی۔

(ب) مذکورہ سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ جڑانوالہ روڈ(چونگی تا بائی پاس)کلومیٹر126.72تا132.82لمبائی6.10کلومیٹر

نمبر شمار	ٹھیکیدار کا نام	آفیسر/آفیشل کا نام	خرچہ (روپے)
1۔	میسرز برائل کنسٹرکشن کمپنی	1۔عبدالغفور ثاقب(ایگزیکٹو انجینئر)	61.806ملین
2۔		2۔رانا نذیر احمد(سب ڈویژنل آفیسر)	
		3۔عصمت شریف ڈھلوں(سب ڈویژنل آفیسر)	
		4۔اعجاز المطلوب(سب انجینئر)	
		5۔افتخار احمد بٹ(سب انجینئر)	

2۔ سمندری روڈ کلومیٹر8.25تا11.68(چونگی تا بائی پاس)لمبائی3.43کلومیٹر

نمبر شمار	ٹھیکیدار کا نام	آفیسر/آفیشل کا نام	خرچہ (روپے)
1۔	میسرز زرائل کنسٹرکشن کمپنی	1۔عبدالغفور ثاقب(ایگزیکٹو انجینئر)	22.293ملین
2۔		2۔رانا نذیر احمد(سب ڈویژنل آفیسر)	
		3۔عصمت شریف ڈھلوں(سب ڈویژنل آفیسر)	
		4۔قمر ضیاء باجوہ(سب انجینئر)	
		5۔افتخار احمد بٹ(سب انجینئر)	

(ج) یہ درست ہے کہ سمندری روڈ چونگی بائی پاس پر بوجہ لگاتار بارش کئی جگہ پر مقامی طور پر (pot holes)نقائص پیدا ہوئے تھے جو کہ ٹھیکہ کی شرائط کے مطابق متعلقہ ٹھیکیدار نے اپنے خرچہ پر درست کر دیئے اب یہ سڑک صحیح حالت میں ہے اور کوئی نقص باقی نہ ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دونوں سڑکیں درست حالت میں ہیں لہذا ٹھیکیدار اور سرکاری ملازمین کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور، قائداعظم میڈیکل کالج، بہاول وکٹوریہ ہسپتال اور کالونی کے تعمیراتی کاموں کے لئے سابقہ سسٹم کی بحالی

*6740:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ devolutionسے پہلے قائداعظم میڈیکل کالج، بہاول وکٹوریہ ہسپتال اور کالونی کے لئے ایکX.E.Nمع اپنی پوریestablishmentکے مقرر تھا اور کام بہتر طریقہ سے چلتا تھاdevolutionکے بعد صرف ایکS.D.Oرہ گیا جس

سے تعمیراتی کام بہت متاثر ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ نے قائداعظم میڈیکل کالج کے دورہ کے دوران ایک مطالبہ پر سابقہ سسٹم کی بحالی کا وعدہ فرمایا تھا؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سابقہ سسٹم بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ devolution سے پہلے ایک ڈویژن مذکورہ ہسپتالوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مخصوص تھی حکومتی پالیسی کے تحت جولائی 1999 میں پنجاب کے تمام طبی اداروں کو خود مختار بنا دیا گیا تھا تب سے ہر ادارہ اپنے چیف ایگزیکٹو کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ اسی پالیسی کے تحت ان اداروں کی مرمت و دیکھ بھال چیف ایگزیکٹو اپنے انتظامات کے تحت کروا رہے ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے علم میں نہ ہے۔

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

فیصل آباد تا جڑانوالہ، سڑک کی تعمیر و مرمت

*6971: راجہ ریاض احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد تا جڑانوالہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک آخری دفعہ کب تعمیر کی گئی تھی اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی سڑک ناقص تعمیر کرنے والے کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ فیصل آباد تا جڑانوالہ (بائی پاس تا جڑانوالہ سیکشن) لمبائی 23.70 کلو میٹر ہے جسے چوڑا کرنے کا منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں تھا تب جون 2005 میں بارشوں کے دوران کئی جگہ پر زیر تعمیر حصوں میں نقائص (pot holes) پیدا ہوئے جن کو ٹھیکہ کی شرائط کے مطابق متعلقہ ٹھیکیداروں نے اپنے خرچہ پر درست کر

دیا ہے۔

(ب) سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔ سڑک کی تعمیر چار گروپس میں 12/2003 میں شروع کی گئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ٹھیکیدار کا نام	کل خرچہ (ملین روپے)	تاریخ تکمیل
1۔	میسرز اے ایم کنسٹرکشن کمپنی گروپ-Iکلومیٹر نمبر(103تا109)	28.186	نامکمل
2۔	میسرز یٰسین برادرز گروپ-II (کلومیٹر نمبر110تا115)	39.214	05-11-04
3۔	میسرز شفیق برادرز گروپ-III (کلومیٹر نمبر116تا121)	42.904	06-11-04
4۔	میسرز فضل انجینئرنگ کارپوریشن گروپ-IVکلومیٹر نمبر(122تا126.70)	40.666	21-11004

درج بالا چار گروپس میں سے میسرز اے ایم کنسٹرکشن کمپنی (گروپ نمبر1) کا کام مکمل نہ ہوا ہے۔ جس کو چیف انجینئر صاحب نے ڈیفالٹر قرار دے دیا ہے اور مزید کارروائی جاری ہے۔ درج ذیل سٹاف کو معطل بھی کر دیا گیا ہے۔

1۔ عبدالغفور ثاقب (ایگزیکٹو انجینئر)
2۔ عصمت شریف ڈھلوں (سب ڈویژنل آفیسر)
3۔ رانا نذیر احمد (سب ڈویژنل آفیسر)
4۔ محمد ارشاد شاد (سب ڈویژنل آفیسر)
5۔ اعجاز المطلوب حسین (سب انجینئر)

چیف انجینئر ہائی وے (نارتھ زون) لاہور انکوائری آفیسر مقرر کئے گئے ہیں جو اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ مزید کارروائی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں کی جائے گی۔

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور کے نزدیک ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر

*7205: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور کے نزدیک ریلوے پھاٹک پر over head bridge انڈر پاس نہ ہے جس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے میلوں لمبی گاڑیوں کی لائنیں لگ جاتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس پھاٹک پر عوام کی سہولت کی خاطر اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور کے نزدیک ریلوے پھاٹک پر اوور ہیڈ برج موجود نہ ہے۔

(ب) وسائل دستیاب ہونے پر مذکورہ اوور ہیڈ برج کی تعمیر شروع کی جاسکتی ہے۔

بہاول نگر، فورڈواہ نہر پر واقع زائد المیعاد پل کی تعمیر نو اور کشادگی

*7471: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورڈواہ نہر بہاول نگر کا پل اپنی مدت پوری کر چکا ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، حفاظتی جنگلہ اور دیوار بھی ٹوٹ چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پل پر بورڈ نصب کر چکا ہے کہ "خبردار پل ٹوٹ چکا ہے، متبادل راستہ اختیار کریں" جبکہ متبادل راستہ بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل ہیوی (بھاری) ٹریفک کے گزرنے کے قابل نہ ہے اور کسی بھی وقت کوئی سانحہ پیش آسکتا ہے؟

(د) اگر جز (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کو کشادہ اور از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا حکومت نے مذکورہ پل کے لئے موجودہ بجٹ میں کوئی رقم مختص کی ہے تو کتنی، نہیں تو کیوں، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ پل اپنی میعاد پوری کر چکا ہے قابل مرمت حصوں کو گاہے بگاہے مرمت کر دیا جاتا ہے۔

(ب) ایسا کوئی بورڈ نصب نہ کیا گیا ہے۔ پل اس وقت بھی زیر استعمال ہے۔

(ج) پل ہر قسم کی ٹریفک کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

(د) مذکورہ پل کی کشادگی و تعمیر نو پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے۔ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بہاولنگر تا بھوکاں والا پتن سڑک جس میں مذکورہ پل بھی شامل ہے کی تعمیر موجودہ مالی سال میں متوقع ہے۔

لاہور/شیخوپورہ، سال06-2005، شعبہ ہائی وے کے فنڈز اور کام کی تفصیلات

*7558: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال06-2005 کے دوران ہائی وے لاہور، شیخوپورہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس رقم سے آج تک لاہور میں کس کس سڑک کی تعمیر اور کس کس سڑک پر پیچ ورک کروایا گیا، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) جن سڑکوں پر پیچ ورک کروایا گیا ہے، ان کے پیچ ورک محکمہ کے کن کن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا جن سڑکوں پر پیچ ورک مکمل کیا گیا ہے، حکومت ان کے کاموں کی تحقیقات کسی دیگر ایجنسی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، موقعہ پر کام ہوا ہے یا کہ نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مالی سال06-2005 کے دوران ہائی وے ڈویژن لاہور کے ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے بالترتیب966.381 ملین اور 364.403 ملین روپے اور دونوں اضلاع کی سڑکوں کی مرمت کے لئے58.626 ملین روپے وصول ہوئے۔

(ب) اس رقم سے جن جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی ان کی تفصیل منسلک-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پیچ ورک محکمہ کے جن ملازمین کی نگرانی میں ہوا ان کی تفصیل منسلک-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل میں دی گئی سڑکوں پر پیچ ورک موقع پر کیا گیا۔تاہم سڑکوں پر پیچ ورک معمول کا کام ہے اور یہ ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔لہذا کسی ایجنسی سے تحقیقات کروانے کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور، سال05-2004، شعبہ ہائی وے کے فنڈز اور کام سے متعلقہ تفصیلات

*7559: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال05-2004 کے دوران ہائی وے لاہور، شیخوپورہ اور قصور کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس رقم سے آج تک لاہور میں کس کس سڑک کی تعمیر کروائی گئی اور کس کس سڑک پر پیچ ورک کروایا گیا، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ پیچ ورک محکمہ کے جن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکیں ناقص مٹیریل اور غیر معیاری کام کی وجہ سے دوبارہ ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سلسلہ میں متعلقہ ذمہ داران محکمہ کے افسران اور ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مالی سال05-2004 کے دوران ہائی وے لاہور، شیخوپورہ اور قصور کے لئے درج ذیل رقوم فراہم کی گئیں۔

	برائے تعمیر(05-2004)	برائے مرمت(05-2004)
ہائی وے ڈویژن لاہور برائے اضلاع لاہور و شیخوپورہ	1723.40ملین روپے	38.00ملین روپے
ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ برائے ضلع قصور	321.66ملین روپے	17.25ملین روپے

(ب) اس رقم سے جن جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام کیا گیا ان کی تفصیل منسلک I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ پیچ ورک جن ملازمین کی زیر نگرانی ہوا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل منسلک-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سڑکوں کی تعمیر محکمہ کی تصریحات کے مطابق کی گئی ہے اور میٹریل بھی صحیح استعمال کیا گیا ہے۔ تفصیل میں دی گئی سڑکیں ٹریفک کے زیر استعمال ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ کوئی specific شکایت موصول نہ ہوئی لہذا محکمہ کے افسران اور ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور میں رنگ روڈ کی لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکہ کی تفصیل

*7607: محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رنگ روڈ لاہور کتنی لاگت کا منصوبہ ہے اور اس کی مدت تکمیل کیا ہے؟

(ب) اس منصوبے کے ٹینڈرز کن اخبارات میں آئے، جن ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا گیا ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) رنگ روڈ پر محکمہ کے کن افسران کی نگرانی میں کام ہو رہا ہے؟

(د) اب تک کتنا رنگ روڈ تعمیر ہو چکا ہے، کتنا بقایا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) لاہور رنگ روڈ 27-packages پر مشتمل ہے جس میں 19-packages کا تخمینہ لاگت برائے تعمیر تقریباً 19-ارب روپیہ ہے ان 19-packages کی تعمیراتی منصوبہ بندی اگست 2007 تک کی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبہ کے ٹینڈر صرف prequalified ٹھیکیداروں کو جاری کئے جاتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کی پیشگی اہلیت کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تمام درخواستوں کی جانچ پڑتال ایک خصوصی کمیٹی کے ذریعہ کی جاتی ہے جس کے بعد اہل ٹھیکیداروں کا چناؤ کیا جاتا ہے۔

انہی prequalified ٹھیکیداروں میں اب تک الاٹ کئے گئے کاموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	package میسرز خالد روف گیمن پاکستان (JV)	(نیازی چوک انٹر چینج)
2۔	package میسرز سرور اینڈ روف کمپنی	(نیازی چوک تا سگیاں چوک)
3۔	package میسرز حبیب رفیق، خالد روف (JV)	(نیازی چوک تا محمود بوٹی)

(ج) رنگ روڈ کی تعمیر کنسلٹنٹ میسرز نیسپاک کی زیر نگرانی کی جا رہی ہے جبکہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے پراونشل روڈ کنسٹرکشن ڈویژن لاہور کے مہتمم اپنے متعلقہ سب ڈویژنل افسران اور سب انجینئرز کے ہمراہ کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔

(د) نیازی چوک انٹرچینج کا کام مکمل ہونے پر اسے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے جبکہ نیازی چوک سے سگیاں چوک سڑک کی لمبائی 2.76 کلومیٹر اور نیازی چوک سے محمود بوٹی بند سڑک لمبائی 8.70 کلومیٹر پر کام جاری ہے۔ تفصیل تکمیل جز (الف) میں دی گئی ہے۔

دریائے راوی، سید والا کے مقام پر پل کی تعمیر

*7612: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی پر سید والا ضلع ننکانہ صاحب کے مقام پر صوبائی حکومت نے پل کی تعمیر کا اعلان کیا ہوا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پل کا تخمینہ کیا ہے اور کب تک تعمیر ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) تاحال سید والا ضلع ننکانہ صاحب دریائے راوی پر پل کی تعمیر کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) ایضاً۔

ایکسیئن پراونشل بلڈنگ ڈویژن شیخوپورہ میں سال 05-2004 کے بجٹ اور خرچ کی تفصیل

*7698: محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن شیخوپورہ کو مالی سال 05-2004 میں کتنی رقم مد وار فراہم کی گئی؟

(ب) اس مالی سال کے دوران مذکورہ ڈویژن میں جو بلڈنگز تعمیر ہوئیں، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران اس بلڈنگز ڈویژن نے جن جن عمارتوں کی تزئین و آرائش اور مرمت کی گئی ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم اس بلڈنگز ڈویژن کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل کی خرید پر خرچ ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) شیخوپورہ میں ایکسیئن پراونشل بلڈنگ کا دفتر نہ ہے۔ البتہ شیخوپورہ میں پراونشل بلڈنگ سب ڈویژن، ایکسیئن پراونشل بلڈنگ ڈویژن گوجرانوالہ کے تحت کام کرتی ہے۔ اس سب ڈویژن کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مد نمبر 42 تعمیرات 119.633 ملین روپے۔

مد نمبر 24 مرمت 12.394 ملین روپے

(ب) مالی سال 05-2004 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں بلڈنگز کی تعمیر پر کل لاگت 87.073 ملین روپے آئی۔ بلڈنگز کی تفصیل (لف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 05-2004 میں جن عمارتوں کی تزئین وآرائش اور مرمت کی گئی ان پر کل لاگت 12.56 ملین روپے آئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 05-2004 میں ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر کل لاگت 0.638 ملین روپے آئی۔

(ہ) 05-2004 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر 0.168 ملین روپے خرچ ہوئے۔

ایکسیئن پراونشل ڈویژن گوجرانوالہ میں سال 05-2004 کے بجٹ اور خرچ کی تفصیل

*7699: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) اور چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن گوجرانوالہ کو مالی سال 05-2004 میں کتنی رقم مدوار فراہم کی گئی؟

(ب) اس مالی سال کے دوران مذکورہ ڈویژن میں جو بلڈنگز تعمیر ہوئیں، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران اس بلڈنگز ڈویژن میں جن جن عمارتوں کی تزئین و آرائش اور مرمت کی گئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم اس بلڈنگز ڈویژن کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے /ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول /ڈیزل کی خرید پر خرچ ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن گوجرانوالہ کو مالی سال 05-2004 مندرجہ ذیل رقم مدوار فراہم کی گئی:۔

مد نمبر 42 281.525 ملین روپے	برائے ترقیاتی کام
مد نمبر 42 سپنس 0.818 ملین روپے	برائے پٹرول و گاڑیاں مرمت
مد نمبر 24 25.291 ملین روپے	برائے سالانہ مرمت
مد نمبر 24 اسٹیبلشمنٹ 10.665 ملین روپے	برائے تنخواہ ملازمین
مد نمبر 24 اسٹیبلشمنٹ 0.240 ملین روپے	برائے ٹی اے /ڈی اے ملازمین

(ب) اس مالی سال کے دوران مذکورہ ڈویژن میں جو بلڈنگز کی تعمیر ہوئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران اس بلڈنگ ڈویژن میں جن عمارتوں کی تزئین و آرائش اور مرمت کی گئی ان کے نام، تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر 6.23 ملین روپے اور ٹی اے /ڈی اے پر 0.23 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر 0.10 ملین روپے اور پٹرول /ڈیزل پر 0.658 ملین روپے خرچ ہوئے۔

موضع ٹنڈے گر دتا جلال آباد شیخوپورہ، سڑک کی ناقص تعمیر اور حکومتی اقدامات

*7763: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ٹنڈے گردتا جلال آباد (اجنیانوالہ شیخوپورہ) سڑک کی تعمیر حال میں مکمل ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے سڑک تعمیر کے دو ہفتے بعد ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ج) یہ سڑک کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے اور اس کا ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا تھا؟

(د) اس سڑک کی تعمیر محکمہ کے جن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوئی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز انہوں نے سڑک کی تعمیر کے وقت جو معائنہ کیا اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی ناقص تعمیر کرنے اور کروانے والے افراد کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) موضع ٹنڈے گردتا جلال آباد (اجنیانوالہ شیخوپورہ) فی الحال مکمل نہیں ہوئی، صرف بیس کورس تک کام مکمل ہوا ہے۔

(ب) سڑک کی تعمیر میں میٹریل specification کے مطابق استعمال ہوا ہے تاہم ٹھیکیدار نے سردیوں میں ٹارنگ کا کام شروع کیا تھا جو روک دیا گیا۔

(ج) تخمینہ لاگت -/4505800 روپے ہے یہ کام میسرز سرفراز علی اینڈ کمپنی شیخوپورہ کو دیا گیا۔

(د) سڑک کی تعمیر جن ملازمین کی زیر نگرانی کروائی جا رہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	حافظ محمد رمضان	ایگزیکٹو انجینئر	18
2۔	نادر قیوم	اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر	17
3۔	محمد ارشد	سب انجینئر	16

ایگزیکٹو انجینئر بمع عملہ کام کے دوران وقتاً فوقتاً سائٹ کی انسپکشن کرتے رہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے سردی کی وجہ سے ٹارنگ کا کام غیر تسلی بخش پا کر کام بند کروا دیا گیا۔

(ہ) چونکہ تعمیر میں کوئی نقص نہ پایا گیا ہے لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

نارنگ تا برکت ٹاؤن کالا خطائی روڈ کی تعمیر نو

*7784:جناب ارشد محمود بگو:کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالا خطائی روڈ، نارنگ سے برکت ٹاؤن شاہدرہ (فیروزوالہ) تک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں بلیخے اور گاؤں بڑتھ کے درمیان سڑک پر پانی کھڑا ہے جس کی وجہ سے سڑک مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے ؟

(ج) کالا خطائی روڈ نارنگ کی تعمیر و مرمت آخری دفعہ کب اور کتنی لاگت سے ہوئی تھی اور اس کی تعمیر کن کن افسران کی زیر نگرانی، کن کن ٹھیکیداروں نے کی تھی ؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) کالا خطائی روڈ، نارنگ سے برکت ٹاؤن شاہدرہ (فیروز والہ) تک ایسی جگہوں سے ٹوٹی ہوئی ہے جہاں آبادی سڑک کے عین اوپر واقع ہے اور ان گھروں کے پانی کا نکاس سڑک کے اوپر ہے۔ تاہم گورنمنٹ اپنے مالی وسائل سے اس کی مرمت جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ گاؤں میں ناقص نکاسی کی وجہ سے پانی سڑک پر آجاتا ہے جس وجہ سے سڑک بار بار ٹوٹ جاتی ہے۔

(ج) کالا خطائی روڈ، نارنگ کی مرمت مئی، جون 2006 میں کی گئی پیچ ورک پر 1.39 ملین روپے اور ریسر فیسنگ پر 5.686 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس کی مرمت کا کام ثناء اللہ چیمہ ایکسین، محمد نسیم ایس ڈی او اور ظفر اقبال سب انجینئر کی نگرانی میں ہوا۔ پیچ ورک محکمہ کی لیبر سے کروایا گیا جبکہ ریسر فیسنگ کا کام میسرز وحید کارپوریشن نے کیا۔

(د) اس سڑک کی تعمیر نو ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے بننے والے منصوبہ پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے۔

لاہور۔رنگ روڈ کے نقشہ میں تبدیلی سے پیدا شدہ مسائل

*7830: رانا مشہود احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شہر لاہور میں رنگ روڈ بنانے کا منصوبہ بنایا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رنگ روڈ کے نقشہ میں تبدیلی کر کے اس کا روٹ بند روڈ گلشن راوی سے فیروز پور روڈ کی طرف کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نقشہ کی تبدیلی کی وجہ سے لاہور شہر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کے علاوہ کافی دیگر مسائل بھی پیدا ہوں گے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں تبدیلی کی وجہ سے اس کا اصل مقصد بھی ختم ہو جائے گا؟

(ہ) کیا حکومت یہ روڈ سابقہ نقشہ کے مطابق بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے لاہور میں رنگ روڈ بنانے کا منصوبہ منظور کیا ہے۔

(ب) رنگ روڈ کے روٹ کو فائنل کرنے سے پہلے Michigan State University (USA) کے پروفیسر ڈاکٹر Willium C. Tylor نے ٹریفک کے بہاؤ کی تفصیلاً study کی اور پھر اپنی تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز کے پیش نظر میسرز نیسپاک نے رنگ روڈ کا نقشہ تیار کیا جسے حکومت پنجاب نے باقاعدہ منظور کر کے عوام کی اطلاع کے لئے پریس میں جاری کیا۔ رنگ روڈ کے نقشہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ منظور شدہ نقشے کے مطابق ہی رنگ روڈ گلشن راوی سے فیروز پور روڈ کی طرف جا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ منظور شدہ نقشہ کے مطابق رنگ روڈ بننے سے لاہور شہر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا بلکہ اصل حقائق یہ ہیں کہ اس سڑک کی تعمیر سے اندرون شہر سڑکوں پر ٹریفک کا بہاؤ کم ہو جائے گا جس سے ٹریفک کے مسائل پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

(د) رنگ روڈ کے نقشہ میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے بلکہ منظور شدہ نقشہ کے مطابق تعمیر ہونے سے ہی اصل مقاصد حاصل ہونگے۔

(ہ) رنگ روڈ کے موجودہ نقشہ سے پہلے کوئی نقشہ منظور نہ ہوا تھا لہذا اس کی تعمیر منظور شدہ روٹ کے مطابق ہی کی جا رہی ہے۔

وزیر آباد، ڈسکہ روڈ کی تعمیر و مرمت

*7842: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر آباد ڈسکہ روڈ کب کتنی لاگت سے آخری بار تعمیر ہوئی؟

(ب) مالی سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران کتنی رقم اس کی تعمیر و مرمت کی مد میں خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی از سر نو تعمیر کو تیار ہے اگر ہاں تو کب، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) وزیر آباد ڈسکہ روڈ کی آخری تعمیر کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سیکشن	سال تعمیر	لاگت
I۔ کلو میٹر 0 تا 9.66	1975	1.614 ملین روپے
II۔ کلو میٹر 9.66 تا 24.45	1982	5.075 ملین روپے

(ب) مالی سال 05-2004 اور 06-2005 میں کوئی تعمیر نہ ہوئی ہے تاہم اس کی مرمت پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 05-2004	0.863 ملین روپے
سال 06-2005	0.634 ملین روپے

(ج) سڑک اپنی ڈیزائن لائف پوری کر چکی ہے لہذا ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتی ہے بوقت ضرورت اس کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

(د) اس سڑک کی تعمیر نو ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے شروع ہونے والے منصوبہ پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ میں شامل ہے۔ تعمیر کا آغاز موجودہ مالی سال میں متوقع ہے۔

بہاولپور شہر میں ریلوے کراسنگز پر انڈر روے / اوور ہیڈ پلوں کی تعمیر

*8044: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر کے دو اہم مقامات سے ریلوے کی مین لائن گزرتی ہے اور اگر 24 گھنٹوں میں ریلوے کے ان پھاٹکوں کی بندش کے اوقات کو جمع کیا جائے تو روزانہ گھنٹوں میں بنتے ہیں جس کی وجہ سے عوام سخت تکلیف میں مبتلا ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ دو مقامات پر انڈر وے یا اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ گورنر پنجاب خالد مقبول اور وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے دوروں کے دوران اس کا وعدہ بھی کر چکے ہیں جو کہ پریس میں بھی چھپ چکے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر کے دو مقامات یعنی ملتان روڈ اور سمہ سٹہ روڈ پر سے ریلوے کی مین لائن گزرتی ہے اور اگر چوبیس گھنٹوں میں ریلوے کے ان پھاٹکوں کی بندش کے اوقات کو جمع کیا جائے تو روزانہ گھنٹوں میں بنتے ہیں۔

(ب) وفاقی حکومت نے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام برائے مالی سال 07-2006 ملتان روڈ (بہاولپور) کو دو رویہ کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس سکیم کے P.C.I میں ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج کو بطور جزو شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح سمہ سٹہ روڈ پر ریلوے لائن کراسنگ پر انڈر پاس کی تجویز بھی مذکورہ بالا پروگرام میں شامل ہے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے دونوں سکیموں کے P.C.I بنا کر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو روانہ کر دیئے ہیں جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے منظوری ملنے اور فنڈز مہیا ہونے پر کام شروع کیا جا سکے گا۔

ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب ہائی وے کے زیر استعمال روڈ رولرز کی تعداد و تفصیل

*8073: چودھری اعجاز احمد سماں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب ہائی وے کے زیر استعمال روڈ رولرز کی تعداد کیا ہے ان میں سے کتنے ٹھیک حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع مذکور میں محکمہ ہائی وے کے دو عدد روڈ رولر چوری ہوئے تھے، اگر جواب ہاں میں ہے تو آیا مقدمہ درج کیا گیا مزید برآں اب تک کیا پیشرفت ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب ہائی وے کے زیر استعمال 4 عدد روڈ رولرز ہیں جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں ایسا کوئی واقعہ نہ ہوا ہے۔

جی او آر تھری لاہور میں سال 06-2005 کے ترقیاتی فنڈز اور استعمال

*8148: چودھری محمد ارشد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 06-2005 میں جی او آر تھری کے فلیٹوں کی اضافی تعمیر و مرمت کے لئے کتنے فنڈز ملے اور 24 مارچ 2006 تک ان میں سے کتنے فنڈز استعمال کئے گئے؟

(ب) ہر فلیٹ پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مالی سال 06-2005 میں جی او آر تھری لاہور کے فلیٹوں کی اضافی تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ 2.813 ملین روپے مہیا کئے گئے جن میں سے مبلغ 0.85 ملین روپے مارچ 2006 تک استعمال کئے گئے۔

(ب) ہر فلیٹ پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایکسیئن پراونشل بلڈنگز ڈویژن فیصل آباد میں 06-2004 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*8236: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن فیصل آباد کو سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران جن عمارتوں کی تزئین و آرائش کی گئی ہے، ان کے نام، جگہ اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ڈویژن میں جو نئی عمارات تعمیر کی گئی ہیں، ان کے نام، جگہ اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

(د)　ان سالوں کے دوران مذکورہ ڈویژن کے افسران / ملازمین کے اخراجات تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے بتائے جائیں؟

(ہ)　اس عرصہ کے دوران اس ڈویژن کی گاڑیوں کی مرمت، پٹرول اور تیل کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف)　ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن فیصل آباد کو مالی سال 05-2004 میں مبلغ 320.883 ملین روپے اور سال 06-2005 میں مبلغ 679.556 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب)　اس عرصہ کے دوران جن عمارتوں کی تزئین و آرائش کی گئی ہے ان کے نام، جگہ اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)　ان سالوں کے دوران اس ڈویژن میں جو نئی عمارات تعمیر کی گئی ہیں ان کے نام، جگہ اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)　ان سالوں کے دوران مذکورہ ڈویژن کے افسران / ملازمین کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مد	اخراجات 2004-05	اخراجات 2005-06
1۔ تنخواہیں	11.405 ملین روپے	12.344 ملین روپے
2۔ ٹی اے / ڈی اے	0.113 ملین روپے	0.19 ملین روپے

(ہ)　ان سالوں میں گاڑیوں کی مرمت، پٹرول اور تیل کے اخراجات درج ذیل ہیں۔

2004-05	0.769 ملین روپے
2005-06	0.665 ملین روپے

گوجرانوالہ۔ نگار پھاٹک انڈر پاس کی تعمیر میں تاخیر

*8415: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　گوجرانوالہ نگار پھاٹک انڈر پاس کی تعمیر کا ٹھیکہ کب اور کس ٹھیکیدار کو دیا گیا؟

(ب)　اگر اس ٹھیکہ کے لئے کوئی اشتہار اخبار میں دیا گیا تو کب اور کس اخبار میں؟

(ج) اس ٹھیکہ کی رقم، شرائط اور مدت تکمیل کیا تھی، کیا مقررہ میعاد کے اندر کام مکمل کر دیا گیا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز کیا حکومت ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت ٹھیکیدار کو جلد از جلد کام مکمل کرنے کی ہدایت کرنے یا بصورت دیگر اس کا لائسنس منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) گوجرانوالہ، نگار پھاٹک انڈر پاس کا ٹھیکہ مورخہ 05-12-02 کو ایم ایس احسان برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا۔

(ب) ٹھیکہ کے لئے اشتہار مورخہ 05-09-07 کو روزنامہ "پاکستان" اور روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوا۔ (اشتہار کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) ٹھیکہ کی کل مالیت مبلغ 60.221 ملین روپے ہے جبکہ مدت تکمیل 60 دن تھی۔ یہ ٹھیکہ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی منظور شدہ شرائط کے مطابق دیا گیا۔ کام مقررہ میعاد کے اندر مکمل نہیں ہو سکا جس کی وجہ پاکستان ریلوے کی طرف سے اجازت نہ ملنا ہے۔ محکمہ نے تمام piles-16 مکمل کر لی ہیں۔ retaining wall تعمیر کر لی ہے اور جی ٹی روڈ کی طرف سے approach road بھی base course تک مکمل کر لی گئی ہے چونکہ ٹھیکیدار تاخیر کا ذمہ دار نہ ہے لہذا اس کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جونہی ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کلیرنس ملے گی محکمہ بغیر کسی تاخیر کے ٹھیکیدار سے کام مکمل کروائے گا۔

ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لیک روڈ لاہور میں دو اہل نوجوانوں کو بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

*8417: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر صاحب (انتظامیہ) ای اینڈ پی (جنوبی) ہائی وے ڈیپارٹمنٹ 2۔لیک روڈ لاہور آفس میں کمپیوٹر آپریٹر اور جونیئر کلرکوں کی تعیناتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے ٹیسٹ انٹرویو لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ پر پورا اترنے والے نوجوانوں محمد بلال لطیف، محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف رہائشی حجرہ شاہ مقیم کو ابھی تک تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے ہیں، وجوہات بیان کی جائیں، کب تک آرڈر دیئے جائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مسمی محمد بلال لطیف اور محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف رہائشی حجرہ شاہ مقیم کی درخواستیں برائے کمپیوٹر آپریٹر و جونیئر کلرک وصول ہوئیں تاہم وہ ٹیسٹ میں معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے تعینات نہ ہو سکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ شہر میں شیخوپورہ روڈ کی تعمیر نو اور سٹریٹ لائٹس کی تنصیب

366: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ شہر کب، کتنی لاگت سے آخری مرتبہ تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک اس وقت جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر سٹریٹ لائیٹس بھی نہ لگائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی از سر نو تعمیر اور سٹریٹ لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ شہر آخری مرتبہ 96-1995 میں تعمیر کی گئی تھی اور اس پر مبلغ ایک کروڑ تیس لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔

(ب) اس سڑک کی بحالی/کشادگی کا کام ایم۔این۔اے گرانٹ کے تحت وفاقی محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کے زیر نگرانی جاری ہے تاہم سٹریٹ لائٹس لگانا منصوبہ میں شامل نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر غور و خوض کر سکتی ہے۔

شیر شاہ روڈ شالامار ٹاؤن لاہور کی مرمت

370: چودھری اعجاز احمد سماں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیر شاہ روڈ شالامار ٹاؤن لاہور کی تعمیر آخری دفعہ کب کی گئی اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے، کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کروانے کو تیار ہے، کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) شیر شاہ روڈ شالامار ٹاؤن لاہور کی تعمیر نو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے جون 2005 میں مکمل کی ہے اور اس پر 33.5 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) سڑک کی حالت خراب تھی لیکن اب carpeting کے بعد بہت بہتر ہو گئی ہے۔

لاہور، بی آر بی نہر تا مغل پورہ، الیکٹرک پولز اور کنکشن سے متعلقہ تفصیل

376: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر سے گزرنے والی نہر کے دونوں اطراف از مغل پورہ تا بی آر بی نہر لائٹ لگانے کے لئے پول لگائے گئے تھے، اگر ہاں تو اس پر کتنا خرچ آیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جگہ سے کافی تعداد میں لگائے گئے پول غائب ہو گئے ہیں اگر ہاں تو کتنے، نیز لائٹ جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ نہر کے دونوں اطراف مغل پورہ سے بی آر بی نہر تک 93-1992 میں محکمہ پنجاب ہائی وے نے لائٹس لگانے کے لئے پول لگائے تھے ان پر 6.069 ملین روپے خرچ آئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ جگہ سے کافی پول چوری ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی میونسپل کارپوریشن اور ضلع کونسل کو درخواست کی گئی تھی کہ وہ لائٹس کا چارج سنبھال لیں مگر انہوں نے لیت ولعل سے کام لیتے ہوئے چارج نہ لیا جس وجہ سے حفاظتی انتظامات نہ ہو سکے۔

ضلع بھکر۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ میں سٹاف کی کمی

409: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ:۔

ضلع بھکر کے محکمہ بلڈنگ میں کتنے افسران اور اہلکاروں کی کمی ہے، کیا ان اہلکاروں کی کمی کی وجہ سے محکمہ بلڈنگ کا کام متاثر نہیں ہو رہا، یہ کمی کب پوری ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

بلڈنگ ڈویژن ضلع بھکر میں درج ذیل سٹاف کی کمی ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی
1۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (بی ایس 17)	1
2۔	سب انجینئر (بی ایس 11)	4
3۔	ڈرافٹسمین (بی ایس 11)	1
4۔	اکاؤنٹس کلرک (بی ایس 9)	1
5۔	جونیئر کلرک (بی ایس 5)	6
6۔	ڈرائیور (بی ایس 4)	2
7۔	نائب قاصد (بی ایس 1)	2

حال ہی میں حکومت پنجاب نے بھرتیوں پر عائد پابندی اٹھائی ہے۔ ضلع بھکر کے لئے مختص شدہ اسامیوں پر بھرتی کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے 50 فیصد بھرتی سے متعلق لائحہ عمل جاری کرنے کے بعد کچھ اسامیوں پر بھرتی کر لی گئی ہے جبکہ باقی اسامیاں بھی آئندہ بھرتی میں مکمل کر لی جائیں گی۔

پی پی۔49 منکیرہ، ریت کی وجہ سے بند سڑکوں اور مسئلہ کے حل کے لئے حکومتی اقدامات

417: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔49 کی تحصیل منکیرہ کی اکثر سڑکیں ریت سے بھری ہوئی ہیں خاص طور پر U/C گوہر والہ، U/C لتن اور U/C ماہنی، جھنگ تا بھکر کی سڑکیں تقریباً ریت کی وجہ سے بند ہیں جس سے مسافروں کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت ریت ہٹانے کا بندوبست کرنے اور مستقل بنیادوں پر مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) پی پی۔49 کی تحصیل منکیرہ کی یونین کونسل لتن کی مندرجہ ذیل سڑکوں سے ریت ہٹا دی گئی ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

1۔ ایم ایم روڈ تا لتن روڈ

2۔ منکیرہ تا لتن روڈ

3۔ لتن تا گوہر والا روڈ

پی پی۔49 کی تحصیل منکیرہ کی یونین کونسل ماہنی کی مندرجہ ذیل سڑکوں سے ریت ہٹا دی گئی ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے:۔

1۔ حیدر آباد ماہنی روڈ

2۔ اوبھل چوک تا کھیو روڈ

یونین کونسل ماہنی کی بقایا سڑک نیس پاک روڈ، ماہنی شیر گڑھ روڈ سے ریت ہٹانے کا کام بلڈوزروں/ٹریکٹروں کی مدد سے ضلعی حکومت بھکر ہنگامی بنیادوں پر جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) پی پی۔49 کی تحصیل منکیرہ کی سڑکات پر ضلعی حکومت ہنگامی بنیادوں پر ریت ہٹانے کا کام بلڈوزروں اور ٹریکٹروں کی مدد سے جاری رکھے ہوئے ہے اور ایک ماہ کے اندر اندر تمام سڑکات جو ضلعی حکومت بھکر کے زیر تحویل ہیں سے ریت ہٹا دی جائے گی۔

سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر نو

464: **چودھری ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت سیالکوٹ، گوجرانوالہ روڈ کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ درست حالت میں ہے اور ٹریفک کو سروس مہیا کر رہی ہے اس کی از سر نو تعمیر فی الحال کسی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لیک روڈ لاہور۔ بھرتی سے متعلقہ تفصیل

475: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر انتظامیہ ای اینڈ پی، پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نزد یونیورسٹی گراونڈ، شمالی زون 2۔ لیک روڈ لاہور کے آفس میں نائب قاصد کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے انٹرویو کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتی میرٹ کو نظرانداز کر کے رشوت کی بنیاد پر کی گئی ہے جس طرح مڈل پاس نوجوان، محمد اظہار لطیف ولد محمد لطیف کو فائنل ہونے کے بعد نظرانداز کر کے بھرتی نہیں کیا گیا ہے، میرٹ کی تفصیل اور مذکورہ نوجوان کو بھرتی نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

لینڈ ایکوزیشن آفس پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ 2۔ لیک روڈ میں 3 عدد خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ کل 82 درخواستیں موصول ہوئیں امیدواروں کو مورخہ 06-03-25 کو انٹرویو کے لئے طلب کیا گیا لیکن وقت کی قلت کے پیش نظر انٹرویو منعقد نہ ہو سکا۔ بہر حال امیدواروں کو بذریعہ نوٹس زبانی و تحریری دفتر ہذا کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر کے آگاہ کیا گیا کہ اب انٹرویو مورخہ 06-03-28 کو ہو گا۔ مورخہ 06-03-28 کو 32 امیدوار انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے جن میں مندرجہ ذیل تین امیدواران خالصاً میرٹ کی بنیاد پر منتخب کئے گئے۔

1۔	عبدالقیوم ولد محمد اقبال	ایف۔اے پاس
2۔	عرفان خان ولد عبدالغفار خان	ایف۔اے پاس
3۔	علی سفیان ولد عبدالستار	مڈل پاس کو سرکاری ملازم کے بیٹے کے کوٹا میں بھرتی کیا گیا ہے۔

مسمی محمد اظہار لطیف ولد محمد لطیف انٹرویو کے لئے حاضر نہ ہوا۔ (میرٹ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

پنجاب ہائی وے لیک روڈ لاہور۔نوجوان کو جونیئر کلرک / کمپیوٹر آپریٹر
بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

539: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر انتظامیہ (ای اینڈ پی شمالی) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ 2۔لیک روڈ لاہور میں جونیئر کلرکوں، کمپیوٹر آپریٹر کی بھرتی (برائے سرگودھا ڈویژن پنجاب ڈومیسائل) کے حامل امیدواروں کی درخواستیں طلب کر کے ٹیسٹ / انٹرویو لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیسٹ / انٹرویو پاس کر کے میرٹ میں آنے والے نوجوان محمد بلال لطیف پولد محمد لطیف کو ابھی تک آرڈر جاری نہیں کئے گئے، وجوہات بیان کی جائیں، کب تک آرڈر جاری کئے جائیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) امیدوار محمد بلال لطیف ولد محمد لطیف کو ٹائپ ٹیسٹ دیا گیا جس میں وہ ناکام رہا ٹائپ کاری میں دس الفاظ فی منٹ کی رفتار حاصل کر سکا۔چونکہ محمد بلال لطیف ولد محمد لطیف مطلوبہ معیار پر پورا نہ اتر سکا اس لئے اس کے تعیناتی کے احکام جاری نہ کئے گئے۔(ٹائپ ٹیسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مندرجہ بالا امیدوار کمپیوٹر آپریٹر کی میرٹ لسٹ پر دوسرے نمبر پر ہے چونکہ کمپیوٹر آپریٹر کی صرف ایک ہی اسامی تھی اس لئے اس کی تعیناتی کے احکام جاری نہ کئے گئے۔ میرٹ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دفتر پنجاب ہائی وے لاہور۔نوجوان کو اسسٹنٹ ٹریفک کاؤنٹر
بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

580: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈیزائن پنجاب ہائی وے لیک روڈ لاہور آفس میں اسسٹنٹ ٹریفک کاؤنٹر کی اسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کر کے انٹرویو لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ پر پورا اترنے والے نوجوان محمد بلال لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ کو ابھی تک تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک تعیناتی آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈیزائن پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ، 2 لیک روڈ لاہور کے آفس میں 12-06-06 کو اسسٹنٹ ٹریفک کاؤنٹر کی ایک خالی اسامی کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں اس اسامی کے لئے 25 درخواستیں موصول ہوئیں جس میں 24 امیدوار انٹرویو دینے کے لئے آئے جن میں بلال لطیف ولد محمد لطیف بھی شامل تھا لیکن وہ اسامی کے متعلقہ معیار پر پورا نہ اتر سکا لہذا وہ بھرتی نہ ہو سکا۔

ای ڈی او، ورکس اینڈ سروسز اوکاڑہ۔ اہل نوجوان کو نائب قاصد بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

597: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ای ڈی او، ورکس اینڈ سروسز آفس اوکاڑہ میں نائب قاصد کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے انٹرویو لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ پر پورا اترنے والے نوجوان محمد اظہار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ کو ابھی تک تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے ہیں، وجوہات بیان کی جائیں، کب تک تعیناتی آرڈر جاری کئے جائیں گے اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ لسٹ پہلے کچی پنسل سے بنائی گئی جس کو بعد میں تبدیل کر دیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) محمد اظہار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ کو تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے کیونکہ وہ میرٹ پر پورے نہیں اترے تھے۔ یہ درست نہیں ہے کہ میرٹ لسٹ

پہلے کچی پنسل سے بنائی گئی۔ مطلوبہ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو take up کرتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔ جس کا نمبر 763 ہے۔

فاروق آباد دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کا قتل

763: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3-اکتوبر 2006 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق فاروق آباد (شیخوپورہ) کے پنڈ مرید کے محلہ ٹینکی والا کے نزدیک گجر پورہ میں ڈاکو زمیندار نواز کے گھر داخل ہوگئے، جنہیں دیکھ کر گھر والوں نے شور مچا دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شور کی آواز سن کر نواز کے بھائی میاں سعید نے ڈاکو پر گولی چلانے کی کوشش کی مگر ڈاکوؤں نے انہیں برسٹ مار کر ہلاک کر دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واردات کے بعد یہی ڈاکو اسی گاؤں میں چار مختلف گھروں میں داخل ہو کر ہزاروں روپے لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈکیتی کی ایسی وارداتیں اس علاقہ میں روزانہ ہو رہی ہیں مگر پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کر رہی ہے بلکہ یہ ڈاکو اسی علاقہ میں پھر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ڈاکوؤں کے گینگ کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنے اور ان کے سرپرست پولیس ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مدعی نواز کا بھائی جو کہ ہمسایہ میں رہتا ہے وہ جب شور سن کر آیا تو اس پر انہوں نے فائر کیا جو کہ اس حد تک درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) حکومت ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کیا حکومت ان ڈاکوؤں کے گینگ کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنے اور ان کے سرپرست پولیس ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ نہ صرف ہم ان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان تمام ملزمان کو گرفتار بھی کر لیا جائے گا۔ اس وقت تک صورتحال یہ ہے کہ جو ہمارے investigation incharge ہیں ان کی مجھے صبح رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق انہوں نے اس میں ایک major break through کیا ہے۔ کچھ لوگوں کو انہوں نے شامل تفتیش کیا تھا جس میں سے دو سے ہمیں positive lead ملی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس مقدمے کو یکسو کر لیا جائے گا بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اصل ملزمان تک ہم پہنچ چکے ہیں اور بہت جلد ان کو گرفتار کر لیا جائے گا اور یہ غلط نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ

ملک اصغر علی قیصر: گزارش یہ ہے کہ ہم یہی نشاندہی کرتے رہتے ہیں کہ امن عامہ کی جو صورتحال ہے وہ overall اور خاص طور پر سنٹرل پنجاب میں بہت خراب ہے۔ خاص طور پر جو ڈکیتی کی وارداتیں ہیں وہ بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مجرموں کو بہت جلد گرفتار کر لیں گے لیکن صورتحال یہ ہے کہ ڈکیتیوں کے جو ملزمان ہیں وہ گرفتار نہیں ہو رہے اور نہ ہی پولیس ان پر قابو پا رہی ہے نہ ہی کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل ہوئے ہیں انہوں نے آج تک کیا برآمد کیا ہے---

چودھری سجاد حیدر گجر: جناب والا! اگر اجازت دیں تو میں عرض کروں میرے گاؤں کا واقعہ ہے---

جناب سپیکر: چودھری صاحب تشریف رکھیں۔ انہوں نے move کیا ہے ان کو بات کرنے دیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے معاملے میں حکومت اپنا criteria change کرے تاکہ ہم اس صوبے کے باسیوں کو ایک پر امن اور اچھی شہری زندگی گزارنے کا موقع فراہم کر سکیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے اس کا کافی تفصیلی جواب دیا ہے اور یہ بھی کہا کہ ملزموں کو جلد گرفتار کر لیں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: شکریہ

جناب سپیکر: محرک چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہتے لہذا Call Attention Notice dispose of ہوا۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ ان کا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں میری درخواست یہ ہے کہ گزشتہ دنوں اے آر وائی والوں کے ساتھ ایک مسئلہ بنا تھا جس میں اے آر وائی کے ایک نمائندے کو پولیس والوں نے بہت بری طرح مارا پیٹا تھا اور اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب نے حکم دیا تھا، اس کا مقدمہ درج کیا گیا ہے لیکن ابھی تک پولیس کا کوئی افسر گرفتار بھی نہیں ہوا اور ان کی پیروی بھی گورنمنٹ کی طرف سے کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ ان کے چیمبر میں بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ چاہتی ہوں کہ کل پرویز الٰہی صاحب نے Disaster Management Centre کا افتتاح کیا ہے اور جس طرح پہلے بھی کہا گیا کہ ہم 8۔اکتوبر کے واقعہ کو یاد کر کے افسردہ ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ سابق چیف سیکرٹری حفیظ اختر رندھاوا صاحب کو اس Disaster Management Centre کا ڈائریکٹر بنایا گیا ہے جن کی تنخواہ 4.5 لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے اور اس کی باقی مراعات اس کے علاوہ ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر۔45 مرزا فرقان علی مغل صاحب کی طرف سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آپ کی بھی فوری توجہ چاہتا ہے کہ 6۔ ستمبر 2006 کو صدر محترم جنرل پرویز مشرف نے بے روزگاروں کے لئے ایک سکیم شروع کی۔ جب وہ سکیم شروع کی گئی تو نیشنل بنک آف پاکستان کو کہا گیا کہ وہ sole lease کو دیکھے گا لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت تک نیشنل بنک نے ایک لاکھ فارم بیچے ہیں اور آج تک کسی کو قرضہ نہیں ملا۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس طرف چاہتا ہوں کہ پچھلے financial year میں بنکوں نے 22.50۔ارب روپیہ معاف کیا ہے اور یہ صرف 2۔ارب روپے دینے کے لئے ان بچوں اور بچیوں سے donation مانگ رہے ہیں۔ پرویز مشرف صاحب کی شروع کی ہوئی اتنی شاندار سکیم کا بیڑا غرق ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا اس کو سن لیجئے کہ نیشنل بنک نے 4۔ارب 70 کروڑ روپیہ معاف کیا، یو بی ایل نے 4۔ارب 76 کروڑ روپیہ معاف کیا، ایچ بی ایل نے 6۔ارب 7 کروڑ روپیہ معاف کیا، ایم سی بی نے 4۔ارب 13 کروڑ روپیہ اور اے بی ایل نے 5۔ارب 17 کروڑ روپیہ معاف کیا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہماری پنجاب حکومت بنک آف پنجاب کو اس میں involve کرلے اور میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ اتنی اچھی سکیم ہے جس کے تحت ہمارا نوجوان طبقہ بہت مستفید ہو سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ مغل صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ ان کی تحریک pending تھی کیونکہ اس کا جواب آنا تھا۔

ای ڈی او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

(---جاری)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! Chair نے مجھے ہدایت کی تھی اور میں نے ہی ایک دن کا ٹائم مانگا تھا۔ اس میں، میں نے مرزا فرقان صاحب کو اپنے چیمبر میں بلایا، ای ڈی او ملتان کو بھی بلایا، ساری بات چیت سنی اور جو confusion تھی وہ دور ہو گئی ہے اور میں یہاں پر surety سے کہہ رہا ہوں کہ مرزا فرقان صاحب نے کہا تھا کہ میں اس کو پریس نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان سے بات ہو گئی ہے لہذا یہ تحریک dispose of ہوتی ہے۔ Next تحریک استحقاق نمبر۔46 جناب اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے اور یہ آج کے لئے pending تھی کیونکہ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: تو پھر یہ تحریک Tuesday تک pending کی جاتی ہے کیونکہ جواب ابھی نہیں آیا۔ Next تحریک استحقاق نمبر۔47 ملک احمد کریم قسور لنگڑیال کی ہے ملک صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! 8-اکتوبر کا جو سانحہ ہوا تھا اس پر ہر شہری خون کے آنسو رو رہا تھا اور وہاں پر ہر ایک نے جا کر بہت help کی لیکن اپوزیشن والوں پر مجھے رونا آ رہا ہے کہ شاید انہیں معلوم نہیں ہے کہ وہاں گھر کی construction کے لئے ہر ایک کو ایک لاکھ 75 ہزار روپے دیا گیا ہے اور وہاں پر ہر ممبر کو 3 ہزار روپے ماہوار خرچ کے لئے دیا جا رہا ہے تاکہ جس کا دل چاہے وہ خود گھر construct کر لے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں medical facility دی جا رہی ہے، وہاں پر ہسپتال بنے ہوئے ہیں۔ یہ خود تو وہاں پر تشریف نہیں لے جاتے۔ جب اتنا بڑا زلزلہ آیا تھا یہ تب بھی وہاں پر نہیں گئے تھے، ہم ہی وہاں پر گئے تھے اور یہ ہمارا فرض ہے لیکن ان کا بھی کوئی فرض ہے یا ان کا فرض صرف criticise کرنا ہے۔ انہیں پتا ہی نہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے، ان سے پوچھیں وہاں کیا حالات ہیں؟

جناب سپیکر: کیوں جی، محترمہ کو رونا آرہا ہے آپ کو رونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے؟ (قہقہے)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر۔268 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ move ہو چکی ہے اور یہ بھی pending تھی۔ Minister for Health.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ تشریف رکھتی ہیں۔ اگر احسان اللہ وقاص صاحب چاہیں تو پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ جواب دے سکتی ہیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: محترمہ اس کا جواب نہیں دینا چاہ رہی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! نہیں، وہ تیار ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پہلے احسان اللہ وقاص صاحب معافی مانگیں، پھر میں ان کی تحریک کا جواب دوں گی۔

جناب سپیکر: ہاں! پہلے احسان اللہ وقاص صاحب معافی مانگیں گے، پھر وہ جواب دے سکتی ہیں تو لہذا وہ معافی مانگتے ہیں اور نہ وہ جواب دینا چاہ رہی ہیں لہذا motion کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ Next motion No. 679 بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا Minister for Law.

توحید پارک باغبانپورہ لاہور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی فائرنگ سے کانسٹیبل کی ہلاکت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ مورخہ 26-07-06 کو تین لڑکے مسلح اسلحہ آتشیں کار ہنڈا رنگ سفید بغیر نمبر پلیٹ پر سوار ہو کر غزالی آٹا چکی کے قریب ایک چنگ چی رکشا سے اترنے والی خاتون سے زیورات چھین رہے تھے۔ محمد طارق کانسٹیبل نے موٹر سائیکل کھڑی کر کے ان کو پکڑنے کی کوشش کی تو ملزمان نے اپنے آتشیں اسلحہ سے محمد طارق پر فائرنگ کر دی جس سے وہ مضروب ہو کر زمین پر گر گیا اور ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے کار پر سوار

ہو گئے جس پر مقدمہ نمبر 780/2006 مورخہ 26-07-06 بجرم 302/392/353/186 ت پ تھانہ باغبانپورہ، تفتیش بذریعہ انچارج انوسٹی گیشن عمل میں لائی جا رہی ہے۔ دوران تفتیش متاثرہ خواتین کے بیانات زیر دفعہ 161 ریکارڈ کئے گئے ہیں اور انہیں کچھ سکیچز بھی بنا کر دکھائے گئے ہیں لیکن اس سلسلے میں ابھی تک گرفتاری کے حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ متعلقہ پولیس نے کچھ اشتہاری اور کچھ ریکارڈ یافتہ لوگوں کی بھی تصاویر دکھائی ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ملزمان کو گرفتار کیا جائے لیکن فی الحال ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے۔ میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ ہمیں اس واقعہ کا اس حوالے سے زیادہ افسوس ہے کہ ایک پولیس کانسٹیبل جس نے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے ان کو پکڑنے کی بھی کوشش کی تھی تو ہمیں اس پر زیادہ تندہی سے کام کرنا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ کام کریں گے۔ thank you جی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہاؤس میں ہمیں پولیس کے حوالے سے اکثر شکایات ہوتی ہیں۔ میں نے جان بوجھ کر یہ تحریک التواء اسی لئے دی تھی کہ پولیس کے ایک آفیسر نے بڑی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس معاملے میں اپنی جان قربان کی ہے اور اس نے جو کوشش کی ہے ہم اس پر اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور میں وزیر قانون سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لواحقین کو مناسب مالی امداد ضرور دی جائے اور جو اس سانحے کے مجرم ہیں ان کو سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: محرک اس کو مزید پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 697 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

مشروبات میں جعلی کولا کی بھرمار سے ہیپاٹائٹس جیسی مہلک بیماریاں پھیلنے کا خدشہ

(---جاری)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جب یہ تحریک پیش ہوئی تھی تو اس دن وزیر صنعت نے کہا تھا کہ یہ مجھ سے related نہیں ہے۔ میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں محکمہ ہیلتھ، انفارمیشن، خوراک اور لاء involve ہے اور اس

میں باقاعدہ عوام کی ایجوکیشن ہے۔ اب ان میں سے پوچھ لیں کہ کون صاحب جواب دینا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: اس میں پوری کابینہ ہی involve ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

وزیر صنعت: جناب سپیکر! جس معاملے کی نشاندہی کی گئی ہے یقینی طور پر وہ قابل غور ہے۔ اس طرح کی شکایات یقینی طور پر آرہی ہیں۔ اگر یہ کسی خاص جگہ پر اور کام کرنے والے کسی خاص ادارے کی نشاندہی کریں تو ہم انشاء اللہ فوری طور پر اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کے اندر یہ ہو رہا ہے کہ 70 فیصد تک کولا جعلی بک رہا ہے۔ اب اگر ایک سگریٹ کی ڈبی پر یہ تو لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ مضر صحت ہے لیکن کسی کولا کی بوتل پر یہ نہیں لکھا جاتا کہ کیا آپ جو بوتل خرید رہے ہیں یا پی رہے ہیں یہ اصلی ہے۔ ڈیڑھ روپیہ ایک بوتل کی cost ہے۔ اس میں ڈسٹری بیوٹرز خود involve ہیں۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جانتا ہے کہ یہ کہاں سے اور کیسے بوتلیں بن رہی ہیں۔

جناب سپیکر! 12x12 کے ایک کمرے میں فیکٹری لگتی ہے۔ پانچ لاکھ بوتل ایک عام فیکٹری دیہاتوں میں، چھوٹے شہروں میں حتیٰ کہ لاہور میں مشہور بڑی کولا کمپنیوں کے ڈسٹری بیوٹرز اس trade میں شامل ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ایک عام آدمی پانچ لاکھ بوتل بیچتا ہے۔ جس میں اس کو ایک سیزن میں چالیس لاکھ روپیہ منافع ہوتا ہے۔ وہ دس سے پندرہ لاکھ روپیہ انتظامیہ کو دیتا ہے اور پانچ مہینے سردیوں میں وہ کہیں بھاگ کر ہنی مون مناتا ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اگر حکومت اس میں اتنی بے بس ہے تو کم از کم لوگوں کو educate کر دے کہ یہ ایک بہت مضر چیز ہے۔ یہ ایک منحوس چیز ہے جو ہماری قوم کو مل گئی ہے تاکہ لوگ اس سے بچ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہندوستان جیسے ملک میں اس پر discussion ہو رہی ہے کہ اصلی بوتل میں 4 سے 6 فیصد pesticides ہیں تو ہمیں کیا تکلیف ہے کہ ہم کیوں اس سے بچنا نہیں چاہتے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ اتنا غیر اہم نہیں ہے کہ جس طرح ہمارے دوست اجمل چیمہ صاحب نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ نشاندہی کریں۔ یقین کیجئے کہ آپ

کسی محلے میں چلے جائیں، کسی گلی میں چلے جائیں وہاں پر پرچون کی دکان سے ڈالے والے کو اٹھالیں تو آپ کو یقیناً سارے ثبوت اور فیکٹریاں بھی مل جائیں گی۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب سے یہ devolution system آیا ہے سارا نظام ہی تباہ و برباد ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے یہ سارے مسائل ہیں کیونکہ کوئی بھی محکمہ یہ ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہی نہیں ہے کہ ہم نے چیک کرنا ہے۔ محکمہ صحت کہتا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ محکمہ انڈسٹری کہتا ہے کہ ہمارے پاس فورس نہیں ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے حکومت سے کہوں گا کہ یہ لوگوں کی صحت کا معاملہ ہے تو اس پر جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کی ڈیوٹی لگائی جائے اور اس کو تھوڑا سا snub کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کو بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں ایکسائز کی اربوں روپے کی چوری ہو رہی ہے۔ یہ حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ ایکسائز ٹیکس کی اربوں روپے کی چوری ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہو رہا ہے کہ نقلی بوتلیں بک رہی ہیں۔ جب بوتل chilled ہوتی ہے تو اس کا پتا نہیں لگتا۔ ان بوتلوں کو پینے سے بھی ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے۔ یہ لوگوں کے معدے خراب کرنے کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ لوگوں کو کم از کم educate کرنا چاہئے اگر حکومت کو اپنے ریونیو کی پروا نہیں تو اور بات ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محرک اس کو مزید پریس نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! ابھی جو پانی اور بوتلوں کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں جو محکمہ ذمہ دار ہے۔ اس کو کوئی بھی پوائنٹ آؤٹ نہیں کر رہا۔ اس کا ذمہ دار محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے اور اس کی ذمہ داری ہے، اس کے اندر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے adulteration department ہیں، ساری ذمہ داری فوڈ انسپکٹر کی ہے۔ اس طرف کوئی بھی توجہ نہیں کر رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن کی ذمہ داری ہے ان پر یہ ذمہ داری کیوں نہیں ڈالی جا رہی۔

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سن رہے ہیں۔ شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار 703

سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر اور جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

تحصیل چنیوٹ کے علاقہ ٹھٹھ ڈھاری کے قریب سے گزرنے والی نہر جھنگ برانچ میں 70 ذبح شدہ بھینسیں اور دو افراد کی نعشیں برآمد ہونے سے علاقہ میں خوف وہراس

چودھری اصغر علی گجر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 7-اگست 2006 کی خبر کے مطابق چنیوٹ مقامی علاقہ کے متعدد افراد کی اطلاع کے مطابق نہر جھنگ برانچ میں 70 کے قریب بھینسوں کی ذبح شدہ لاشیں جبکہ دو گائے کے پیٹوں سے دو مردہ آدمیوں کی نعشیں ملنے سے چک نمبر 11 ج ب ٹھٹھ ڈھاری اور بیرانوالہ بنگلہ کے علاقہ میں زبردست خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ ہیڈ قادر آباد سے نکلنے والی نہر جھنگ برانچ جو ٹھٹھ ڈھاری چک نمبر 11 ج ب گجراں اور بیرانوالہ بنگلہ تحصیل چنیوٹ کے قریب سے گزرتی ہے گزشتہ روز لوگوں نے لاتعداد مردہ بھینسوں کی نعشوں کو نہر میں بہتے اور یترتے ہوئے دیکھا جس سے پتا چلا کہ کسی نے ان کو ذبح کر کے نہر میں پھینک دیا ہے۔ موضع ٹھٹھ ڈھاری والا کے لوگوں نے نہر جھنگ برانچ سے مردہ مویشیوں کو نکالا تو ان کے پیٹوں پر رسیاں بندھی ہوئی تھیں جبکہ دو مردہ گائیوں کے پیٹوں کے ساتھ بندھی ہوئی رسیوں کو کھولا گیا تو دونوں کے پیٹ سے دو قتل کئے گئے افراد کی نعشیں نکلیں پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ اس خبر سے عوام میں خوف و ہراس کی فضا پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار ایک اخباری خبر پر مبنی ہے۔ اس کی authenticity establish کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن نہیں ہو سکی۔ میرے پاس ڈی پی او جھنگ نے 06-09-18 کو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں باقاعدہ سرٹیفکیٹ لگا ہوا ہے۔ تھانہ چنیوٹ نے سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ تھانہ

چنیوٹ میں رونما نہیں ہوا۔ لہذا میں محترم ممبر صاحب سے استدعا کروں گا کہ اگر اس قسم کا کوئی specific واقعہ یا کوئی معلومات ان کے نوٹس میں ہیں، یہ ہمیں بتائیں تو ہم انشاء اللہ ضرور کارروائی کریں گے لیکن جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس میں ایسا کوئی واقعہ ہی پیش نہیں آیا۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! واقعہ تو ہوا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایک تھانے کی حدود میں نہیں تو دوسرے میں واقعہ ہوا ہوگا۔ انھوں نے تو ایک تھانے کی رپورٹ منگوا کر کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایک طرف تھانہ چنیوٹ ہے، اس سے ملحقہ دوسرا پنڈی بھٹیاں ہے اور تیسرا چک جھمرہ ہے۔ اس قسم کا کوئی واقعہ چک جھمرہ میں بھی سننے میں نہیں آیا۔ وزیر قانون صاحب! آپ پنڈی بھٹیاں سے بھی رپورٹ منگوا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ڈی پی او نے رپورٹ دی ہے اور اس نے باقاعدہ لکھا ہے۔ چونکہ صرف ایک تھانے کا ذکر کیا گیا تھا، اس کی specific بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: گجر صاحب! کیونکہ جس علاقہ کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ تھانہ چنیوٹ میں آتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ڈی پی او نے لکھا ہے کہ پورے ضلع میں اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ اگر ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

چودھری اصغر علی گجر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محرک چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار 711 چودھری زاہد پرویز صاحب اور لالہ شکیل الرحمن صاحب کی طرف سے ہے۔ دونوں محرک تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 714 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

محکمہ صحت کے حکم نامہ کے تحت ضلع بہاولپور میں حادثاتی طور پر ہلاک اور قتل ہونے والے افراد کی نعش کا پوسٹ مارٹم صرف وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور سے کروانے سے متوفیان کے ورثاء کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ

صحت پنجاب نے ایک حکم کے تحت پابندی عائد کر دی ہے کہ ضلع بہاولپور میں حادثاتی طور پر وفات پانے والے یا قتل ہونے والے افراد کی نعش کا پوسٹ مارٹم صرف ضلع کے سب سے بڑے ہسپتال، بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں کیا جائے گا۔ یہ بات نوٹس میں آئی ہے کہ یہ حکم نامہ جاری ہونے کے بعد شدید رنج وغم میں مبتلا متوفین کے ورثاء کو دہری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر افراد کا تعلق غریب طبقہ سے ہوتا ہے اور اس لئے ان کے پاس اس قدر وسائل نہیں ہوتے کہ دور دراز علاقوں سے بہاولپور پہنچ کر اپنے متوفی کا پوسٹ مارٹم کروا سکیں۔ بہاولپور کی صدر اور سٹی کے علاوہ دیگر چار تحصیلیں ہیں اس لئے غریب عوام کی سہولت کے پیش نظر ضروری ہے کہ پورے ضلع میں صرف ایک ہسپتال کی بجائے ضلع بہاولپور کی حدود میں واقع تمام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بھی پوسٹ مارٹم کی سہولت دی جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس نوٹیفکیشن کی طرف معزز رکن نے اشارہ کیا ہے اس میں شاید تھوڑی clarification کی ضرورت ہے۔ جو نوٹیفکیشن محکمہ صحت نے issue کیا اس کے مطابق کسی بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو پوسٹ مارٹم کرنے سے منع نہیں کیا گیا بلکہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں بدستور پوسٹ مارٹم ہو رہے ہیں، صرف ڈاکٹر کی چھٹی یا غیر موجودگی کی صورت میں وہاں کے عوام کو سہولت دینے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں پوسٹ مارٹم کسی وجہ سے نہ ہو رہا ہو تو وہ تمام ضلع کے پوسٹ مارٹم بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں اضافی طور پر کئے جا سکتے ہیں۔ ہم نے تحصیلوں کو منع نہیں کیا، ہم نے ٹیچنگ ہسپتال کو اضافی ذمہ داری دی ہوئی ہے کہ اگر کسی ٹی ایچ کیو میں کسی وجہ سے پوسٹ مارٹم نہیں ہوتا تو بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں کروایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو مسئلہ اس تحریک التوائے کار کے ذریعے اٹھایا ہے وہاں کے لوگ عملی مشکل کا سامنا کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی خواب نہیں آ گیا کہ میں نے یہاں پر ایسے ہی بات کر دی ہے بلکہ وکٹوریہ ہسپتال اور قائداعظم میڈیکل کالج کے اندر جو لوگ اس کام کے ذمہ دار ہیں ان سے بھی میں نے بڑی discussion کی ہے اور وہ اس کو admit کرتے ہیں کہ سو

کلو میٹر دور سے اگر کوئی نعش یہاں پہنچے گی تو اس کے نتیجے میں ایک تو کافی ٹائم خرچ ہو گا پھر اگر نعش مغرب کے وقت یا مغرب کے بعد پہنچتی ہے تو یہ قانون ہے کہ مغرب کے بعد پوسٹ مارٹم نہیں کیا جاتا۔ اس کے نتیجے میں نعش ہسپتال میں mortuary میں رکھی جاتی ہے پھر اگلے دن اس کا پوسٹ مارٹم ہوتا ہے۔ آنے جانے کے اخراجات اور نعش کی بے حرمتی ہوتی ہے اور اس کا خراب ہونے کا خطرہ اپنی جگہ پر ہے۔ وزیر موصوف نے جو بات کہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک بات ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے کہوں گا کہ بہاولپور میں جو ارباب اختیار ہیں ان کو یہ بات باضابطہ convey کی جائے تاکہ یہ جو غلط فہمی یا جو interpretation کی غلطی وہاں کے افسران نے کی ہے وہ درست ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! آپ یہ بات convey کر دیں۔ محرک چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

خاتون پر تشدد کے بارے میں تحریک التوائے کار پیش کرنے پر انوسٹی گیشن آفیسر کا متعلقہ خاتون کو ہراساں کرنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے Friday کو تحریک التوائے کار پیش کی تھی جس میں عورت پر تشدد کی بات تھی، لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ڈی ایس پی کو اور متعلقہ بندے کو بلایا جائے گا لیکن ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اب اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ اس عورت کو pressurize کیا گیا ہے، اس کو ارشد گجر نامی جو انوسٹی گیشن آفیسر تھا جس نے اس پر تشدد کیا تھا اس نے باقاعدہ اس کے گھر پر جا کر اس کو pressurize کیا ہے کہ وہ بالکل پیش نہیں ہو گی اور وہ اس سلسلے میں ان تمام معاملات سے refuse کرے گی۔ لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو بلا کر بات کی جائے گی تو ابھی تک اس پر کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ میں لاء منسٹر صاحب سے وضاحت چاہوں گی کہ اس پر کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آج صبح بھی میرے ساتھ جو پولیس ڈیپارٹمنٹ کے representatives ہیں انہوں نے بات کی تھی اور انہوں نے مجھ سے ٹائم مانگا تھا کہ بتائیں کہ کس وقت ان کو بلانا ہے۔ اگر محترمہ آج اڑھائی بجے کا ٹائم رکھنا چاہتی ہیں تو آج میں ان کو بلا لیتا ہوں۔ کل صبح نو بجے کا ٹائم رکھنا چاہتی ہیں تو میں ان کو کل صبح نو بجے بلا لیتا ہوں۔ جب ان کو convenient ہو میں ان کو اس وقت بلا لوں گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کون سا ٹائم لینا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس عورت کی جو presence ہے اس کو یقینی بنایا جائے کیونکہ اس کو pressurize کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! فائنل ہو گیا ہے کہ آپ اڑھائی بجے آج لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں مل لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تو حاضر ہوں لیکن جب وہ تشریف لے آئیں گے تو آپ کو پتا ہے کہ وہ پولیس والے ارباب اختیار اور زیادہ strong لوگ ہیں۔ جب وہ تشریف لے آئیں گے تو میں آنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آج کا ٹائم رکھ لیں یا کل کا رکھ لیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کل کا ٹائم کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: کل صبح ساڑھے نو بجے کا ٹائم رکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ اعجاز صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں نے آپ سے ایک request کرنی تھی۔ چونکہ تحریک التوائے کار کا وقت چل رہا ہے تو ایک تحریک 789 ہے۔

جناب سپیکر: آج تو ویسے ہی ٹائم ختم ہونے کو ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آج پڑھ دیتا ہوں تاکہ کل تک اس کا جواب آجائے۔

جناب سپیکر: کل دیکھ لیں گے۔ابھی تو ٹائم ہی ختم ہونے والا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ دن پہلے میری ایک تحریک التوائے کار پر محترم ہیلتھ منسٹر صاحب نے یہ جواب دیا تھا کہ پرائس وغیرہ فیڈرل issue ہے اور دوائیوں اور کلینیکل لیبارٹریز وغیرہ کا جو بھی مسئلہ ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ decide کرتی ہے اس لئے ہمارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ صرف چار پانچ فقروں کی طرف کروانا چاہتا ہوں اور یہ Dawn میں آیا ہے اور اس کی heading یہ ہے کہ:

> "Supreme Court directs check on drug production and prices: In a Suo Moto notice a two-Member Bench of the Supreme Court directed Federal Health Secretary to convene a meeting of the Provincial Health Secretaries and ensure the implementation of existing Drug Laws. So the Bench comprises of Chief Justice of Pakistan Mr Justice Iftikhar Muhammad Chaudhary and Mr Justice Muhammad Nawaz Abbasi. The Court was hearing a complaint of Dr.Zaman Soomro about production of sodium. Mr Soomro had told the Court that the Batch No.130 of the product was sold to him against Rs.70/- only which was of the original price of Rs. 495/-.

محترم سپیکر صاحب! میری یہ گزارش ہے کہ جب سپریم کورٹ نے یہ hold کیا ہے کہ یہ prices اور کوالٹی کا provincial matter ہے تو ہمارے وزیر صحت اتنے قابل ہیں ان کو ہمیں یہ کہہ کر لولی پوپ نہیں دے دینا چاہئے کہ یہ فیڈرل issue ہے اور یہ بات کہہ دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اب سپریم کورٹ نے یہ hold کیا ہے کہ یہ provincial issue ہے اس لئے میں

چاہوں گا کہ اس میں صوبائی وزیر صحت صاحب جواب دیں جو انہوں نے چار دن پہلے مجھ سے یہ بات کہی تھی۔ایک انتہائی اہم issue پر میں نے توجہ دلائی تھی کہ prices کا یہ حال ہے۔اب آپ دیکھیں کہ -/70 روپے کہاں اور -/495روپے کہاں because this is Supreme Court's judgement. شکریہ

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے کسی کو کوئی لولی پوپ نہیں دی۔ میں نے معزز ممبر کو بڑا clearly کہا تھا کہ registration and price assessment فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے یہ الفاظ آپ ریکارڈ پر لے آئیں۔ تبھی عزت مآب چیف جسٹس نے فیڈرل سیکرٹری کو بلا کر یہ issue raise کیا۔ یہ صوبائی گورنمنٹ کا رول ہے لیکن وہ رول اس کے بعد آتا ہے اور وہ رول کوالٹی کنٹرول، کوالٹی کو چیک کرنا، spurious drugs کنٹرول کرنا، فارمیسیوں کو لائسنس دینا لیکن جہاں تک pricing کا تعلق ہے تو یہ فیڈرل گورنمنٹ determine کرتی ہے۔ I said it before and I still say it today اس میں کوئی ابہام کی بات نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انہوں نے وہ الفاظ نہیں سنے جس میں معزز چیف جسٹس نے یہ کہا ہے کہ convene the meeting of Provincial Health Secretaries for implementation of the law اگر یہ بات ہوتی تو وہ صوبائی ہیلتھ سیکرٹریوں کی کیوں میٹنگ کال کرتے۔ دوسرا یہ بات تو غلط ہے کہ انہوں نے پرائس چیک کرنی ہیں، انہوں نے implement کرنا ہے سب کچھ انہوں نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

محترمہ خالدہ منصور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خالدہ منصور: شکریہ۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو کہ اکثر آپ کی نظروں سے واقعات گزرے ہوں گے کہ آج کل پنجاب میں ایک بہت مشکل لہر آئی ہوئی ہے وہ یہ کہ لوگوں نے رینٹ اے موٹر سائیکل اور کار کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے اس سے نوجوان لڑکے موٹر سائیکلیں اور کاریں کرائے پر لے لیتے ہیں

اور اس وجہ سے اتنے seriousایکسیڈنٹس ہوئے ہیں۔ابھی پچھلے دنوں آپ نے دیکھا ہو گا کہ لاہور میں ایک بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہوا کہ جس میں ایک والدہ اور ایک بیٹا بیٹھے ہوئے تھے جن کی اسی وقت موت ہو گئی۔میں یہ چاہوں گی کہ ایسے کاروبار کو جو کہ بچے جو بالکل غیر ذمہ دار ہیں اور ان کے والدین کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔اس پر حکومت پنجاب نظر کرے اور آگے رمضان شریف ختم ہو رہا ہے اور عید آ رہی ہے اس پر ایسے واقعات اور زیادہ ہوں گے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: شکریہ۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ2006

MR. SPEAKER: Now we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006.

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now we take up the Bill Clause by Clause.

Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law & Parliamentary Affairs. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, for the figures and words "VI of 2006" appearing in lines 1-2, the figures and words "XI of 2006" be substituted.

MR SPEAKER: The amendment moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, for the figures and words "VI of 2006"

appearing in lines 1-2, the figures and words “XI of 2006” be substituted.

The amendment moved and the question is:

That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, for the figures and words “VI of 2006” appearing in lines 1-2, the figures and words “XI of 2006” be substituted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now the question is:

That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2006 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

مسودہ قانون نظرثانی طبی سہولیات برائے عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ2006

MR SPEAKER: Now we take up the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Law and

Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now we take up the Bill Clause by Clause.

Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR. SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR. SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR. SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR. SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR. SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR. SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR. SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006

MR SPEAKER: Now we take up the University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now we take up the Bill Clause by Clause.

Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کلاز 3 میں، میں نے ایک amendment دی تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! لاء منسٹر صاحب نے تھوڑی دیر پہلے یہ فرمایا تھا کہ سوائے ایک بل کے جس پر آپ کی طرف سے amendment آئی ہوئی ہے۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جو Development of Cities Act سے متعلق انہوں نے مجھ سے بات کی تھی کہ اس پر ہم بیٹھ کر amendment سے متعلق decide کر لیں گے کیونکہ

اس کو اصولی طور پر تو وہ تسلیم کرتے ہیں لیکن تھوڑا سا یہ ہے کہ ممبر اتنے ہونے چاہئیں یا اس سے کم ہونے چاہئیں۔ یہ ایگریکلچر والے بل کی کلاز 3 میں، میں نے ایک amendment جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جمع تو ہوئی تھی لیکن لاء منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی یہ بات ہوئی تھی اور ابھی بھی میں نے رانا صاحب کی خدمت میں یہی گزارش کی ہے کہ Development of Cities (Amendment) Bill کو pending کر لیتے ہیں اور باقی آج سارے take up کر لیتے ہیں اور اس میں، میں نے یہی request کی تھی اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس سے پہلے بھی آپ کی amendments ہیں لیکن میری request پر دوستوں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ کہا تھا اور most probably آپ کو بھی شاید یہ properly convey نہیں ہوا ہے۔ یہی بات طے ہوئی تھی جس کے مطابق ہم آگے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں، میں تو موجود نہیں تھا اس لئے ارشد بگو صاحب سے میں نے پوچھا تو وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں amendment کو واپس لینے کے حوالے سے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بات یہ ہوئی تھی کہ جس بل پر اپوزیشن کی amendments موجود ہیں وہ ہم take up نہیں کریں گے اور جس پر amendments موجود نہیں ہیں وہ آج ہم take up کر لیں گے۔ یہ آج صبح بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں decide ہوا تھا۔

جناب سپیکر: Amendments دو پر تھیں تو لاء منسٹر صاحب کی رانا صاحب سے بات ہو گئی۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ مجھے نہیں پتا کہ ان کی بات independently رانا صاحب سے ہوئی ہے لیکن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں decide یہی ہوا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر رانا صاحب amendment پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ بے شک بات کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے ایک دفعہ مجھے راہ چلتے ہوئے مبارکباد دی تھی کہ آپ نے جو بل پیش کیا ہے۔ جو کہ ابھی پاس ہوا ہے Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006.

جناب سپیکر: شیخ صاحب کس بل کی بات کر رہے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہی بل جو کہ ابھی پاس ہوا ہے۔ جو کہ تین سال under consideration رہا اور میں نے اس بل پر نوٹس لیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ایگریکلچر یونیورسٹی والے بل کی بات کر رہے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: نہیں۔ جناب سپیکر! جو بل ابھی پاس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو پاس ہو گیا ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔

Now Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Syed Nazim Hussain Shah, Ch Zahid Pervaiz, Lala Shakeel ur Rehman, Malik Asghar Ali Qaiser, Mr Amir Fida Piracha, Raja Riaz Ahmad, Dr Asad Muazzam, Sh Ejaz Ahmad, Ch Ejaz Ahmad Samma, Syed Hassan Murtaza, Mr Ahsan ul Haq Ahsan Noulatia, Rao Ijaz Ali Khan, Mr Muhammad Yar Mammunka, Ch Javed Hassan Gujjar, Ms Azma Zahid Bokhari, Mrs Farzana Raja, Miss Tallat Yaqoob and Rana Sanaullah Khan may move it.

RANA SANAULLAH KHAN: I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, for the proposed proviso to Section 42 of the Principal Act, the following be substituted:
>
> "Provided further that in an appeal before the Syndicate under the Section, the Vice Chancellor shall not attend the meeting and instead, the Pro-Vice Chancellor shall chair the meeting of that item."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, for the proposed proviso to Section 42 of the Principal Act, the following be substituted:
>
> "Provided further that in an appeal before the Syndicate under the Section, the Vice Chancellor shall not attend the meeting and instead, the Pro-Vice Chancellor shall chair the meeting of that item."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, sir.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ وہی ترمیم ہے جس سے متعلق آج سے دو دن پہلے ایم ایم اے کے دوستوں کی طرف سے ایک بل لایا گیا تھا جسے منسٹر ایجوکیشن نے oppose کیا تھا کہ نہیں جناب! اگر ہم اس طرح ایک یونیورسٹی میں کریں گے تو پھر ہمیں تمام یونیورسٹیوں میں کرنا پڑے گا اور اب یہ خود ایک یونیورسٹی میں کر رہے ہیں اور باقی تمام یونیورسٹیوں میں نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! اس میں logic یہ ہے کہ اس ترمیم کے ذریعے انہوں نے یہ کیا ہے کہ اگر کوئی سنڈیکیٹ کی میٹنگ ہوتی ہے اور اس کو چیئر وائس چانسلر کرتا ہے اور اس میں اگر کوئی ایسا فیصلہ جو وائس چانسلر پہلے in his capacity as وائس چانسلر کر چکا ہو تو جب وہ آئٹم میٹنگ میں پیش

ہو تو وائس چانسلر اٹھ کر باہر آ جائے اور کسی ممبر کو for the time being in chair بٹھائے اور اس کے بعد اس آئٹم کو consider کیا جائے۔ میرا اس میں version یہ ہے کہ ایک ایسی میٹنگ جس میں وہاں پر وائس چانسلر موجود ہوگا اور وہ صرف ایک آئٹم کی consideration کے وقت وہاں سے اٹھ کر باہر آئے گا اور وہی ممبرز جو پہلے اس کی چیئر میں کام کر رہے ہوں گے، اس آئٹم کے اوپر وہ فیصلہ کرتے وقت انصاف سے کام نہیں لے سکتے وہ انڈر پریشر ہوں گے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وائس چانسلر نے اپنی official capacity میں ایک فیصلہ کیا ہے اور اس کے اوپر جب سنڈیکیٹ غور کرے تو انصاف کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اس کو چیئر نہ کرے تو میری یہ تجویز ہے کہ اس میں انصاف کا تقاضا اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی آدمی جو اپنے مرتبے اور حیثیت میں وائس چانسلر سے اوپر ہو وہ اس آئٹم کو consider کرے اور اس کے سامنے وہ معاملہ پیش ہو تو اس میں زیادہ انصاف اور صحیح فیصلہ ہونا ممکن ہے اور پرو وائس چانسلر منسٹر ایجوکیشن تقریباً میرا خیال ہے کہ ایگریکلچر یونیورسٹی کے معاملے میں شاید منسٹر ایگریکلچر ہوں گے لیکن باقی تمام یونیورسٹیز کے ایکٹ میں amendment کر کے پرو وائس چانسلر منسٹر ایجوکیشن کو بنایا جا چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی بہانے چلو جو ہمارے بھائی ہیں پرو وائس چانسلر میاں عمران مسعود صاحب کسی یونیورسٹی میں بھی چلے جایا کریں گے ویسے تو یہ کسی گرلز کالج کے علاوہ کہیں جاتے نہیں ہیں۔ اس سے ایک تو انصاف کا تقاضا بھی پورا ہو جائے گا ان کو بھی ذرا باہر نکلنے کا موقع ملے گا اور اس سے وائس چانسلر جو فیصلہ اپنی official capacity اور ایگزیکٹو اتھارٹی سے کرے گا اس پر سنڈیکیٹ بہتر طریقے سے consider اور انصاف کر سکے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تقاضا ایک logic بنتی ہے اور اس میں کوئی oppose کرنے والی بات نہیں ہے۔ پرو وائس چانسلر جب بنایا گیا ہے تو آخر اس کا بھی کوئی نہ کوئی فنکشن ہے اور چانسلر گورنر ہے وائس چانسلر جو یونیورسٹی میں بیٹھتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو adopt کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلے ہیں رانا آفتاب احمد خان!

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پچھلے منگل کو جو پرائیویٹ ممبر ڈے تھا دو یونیورسٹیوں میں یہی ترمیم ہم نے 42 میں کی تھی اور جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ایجوکیشن منسٹر

نے اٹھ کر ہمیں بلڈوز کر کے رکھ دیا۔ یہ بھی ترمیم گورنمنٹ خود نہیں کر رہی ہے بلکہ یہ فیڈرل شریعت کورٹ نے ان کو ایک direction دی تھی وہاں ایک کیس گیا تھا تو فیڈرل شریعت کورٹ نے
ان کو کہا تھا کہ یہ ترمیم کریں کہ اگر وائس چانسلر کسی کو expel کرتا ہے اور کسی کے خلاف disciplinary action کرتا ہے تو وہ سنڈیکیٹ کی میٹنگ کی چیئر نہ کرے بلکہ کسی اور کو نامزد کر دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ راناصاحب کی جو ترمیم ہے وہ بہت genuine بھی ہے کہ اگر وہ وہاں فاضل ممبر choose کریں گے تو یہ بہتر ہے کہ پرووائس چانسلر کو رکھا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، راناآفتاب احمد خان تشریف نہیں رکھتے۔ سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جس طرح راناصاحب نے فرمایا ہے اس میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ جو حکومت کی طرف سے آئی ہے اس میں ہے کہ کوئی بھی ممبر اس وقت چیئر کر سکتا ہے تو ہر آئٹم پر جب یونیورسٹی میں کوئی بھی ممبر ہوگا تو ایک عجیب کیفیت ہوگی کہ اس میں سے کون جائے۔ اس حوالے سے جیسے راناصاحب نے ترمیم دی ہے اور ہم نے بھی دی ہے تو اگر پرووائس چانسلر ہو تو یہ فکس ہو جاتا ہے کہ یہی جائے گا ورنہ تو ہر میٹنگ میں ایک مسئلہ ہوگا کہ کون وہاں جائے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ سید ناظم حسین شاہ صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری زاہد پرویز صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ لالہ شکیل الرحمٰن صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ ملک اصغر علی قیصر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب عامر فدا پراچہ صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ راجہ ریاض احمد، تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر اسد معظم، تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اعجاز احمد سماں، تشریف فرما نہیں ہیں۔ احسان الحق احسن نولاٹیا، تشریف فرما نہیں ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ راؤ اعجاز علی خان!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد یار مونکا!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری جاوید حسن گجر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس پر لمبی بات تو کرنے کی نہیں ہے۔ میں صرف ایک پوائنٹ پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ یہ ہمیشہ سے طاقت کا اصول ہے کہ جس کے پاس طاقت ہوتی

ہے وہ باقی لوگوں پر ویسے ہی طاقت implement کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ وائس چانسلر کے کسی آرڈر کو اگر object کیا جائے تو انصاف کا تقاضا یہ ہرگز نہیں ہے کہ وائس چانسلر، میں بالکل یہ کہنا چاہوں گی کہ اس ملک میں اوپر سے نیچے تک یہی ہو رہا ہے کہ اگر طاقت ایک کے پاس ہے تو پھر وہ آگے جو چاہتا ہے وہ کروالیتا ہے تو وائس چانسلر کی غیر موجودگی میں اس آئٹم کے لئے بھی اٹھ کر باہر جاتا ہے تو I don't think کہ اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں یا کوئی ممبر جو وائس چانسلر صاحب طے کریں گے ہونا وہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ انصاف کے تقاضوں کے بالکل برعکس ہے اور ایسا نہیں ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہماری ترمیم کو entertain کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجہ!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ!۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں اس میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تھوڑی سی misconception ہے جو رانا صاحب نے اس میں ارشاد فرمایا اور جس خصوصی محبت کا اظہار انہوں نے ایجوکیشن منسٹر صاحب سے کیا اگر یہ ترمیم ان کی مان بھی لی جائے تو اس سے ہمارے ایجوکیشن منسٹر مستفید پھر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ پرو چانسلر ہیں یہ پرو وائس چانسلر نہیں ہیں۔ اس لئے اس میں کچھ غلطی ہے چونکہ آپ نے جو ترمیم دی ہوئی ہے وہ پرو وائس چانسلر سے متعلقہ ہے اور میاں عمران مسعود صاحب پرو چانسلر ہیں۔ لہذا میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ انصاف کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے ترمیم کی گئی ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ اگر وائس چانسلر یا پرو وائس چانسلر کے خلاف ہو تو پھر کون ہوگا؟ تو ہم نے اس کو open handed اس لئے چھوڑا ہے کہ وہ شخص اس کو preside کر سکتا ہے جس کے خلاف تحریک نہیں ہے اور وہ independently فیصلہ کر سکتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

The amendment moved and the question is:

> That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, for the proposed proviso to Section 42 of the Principal Act, the following be substituted:
>
> "Provided further that in an appeal before the

Syndicate under this Section, the Vice Chancellor shall not attend the meeting and instead, the Pro-Vice Chancellor shall chair the meeting of that item."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now the question is:

That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLAIMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

"That University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006 be passed."

(The Motion was carried)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006

MR SPEAKER: Now we take up the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006.

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLAIMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

جناب سپیکر! یہ پوچھ لیں میرے خیال میں amendment نہیں ہے یہ بات کرنا چاہتے ہیں یہ سپیشل کمیٹی کی بات ہے اور وہی مشتہر کرنے کی بات ہے یہ دونوں ہو چکی ہیں اس لئے میرے خیال میں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

The motion moved is:

"That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is.

"That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now Clause 16 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now Clause 26 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR SPEAKER: Now Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minster for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

> "That the Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

ہنگامی قانون

(جو پیش ہوا)

ہنگامی قانون (ترمیم) بارڈر ملٹری پولیس پنجاب مجریہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Punjab Border Military Police (Amendment) Ordinance 2006.

MR SPEAKER: The Punjab Border Military Police (Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report up to 15th November 2006.

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راناثناء اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ پوائنٹ آف آرڈر raise کرتا ہوں اور اس پر میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے یہ وضاحت چاہوں گا کیونکہ آج جو یہ بل انھوں نے lay کیا ہے اس کی جب کاپیاں پریس میں اور ہر طرف جائیں گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو بہت بڑے confusions arise ہوں گے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں پہلا یہ confusion arise ہو گا کہ یہ 1904 کا ایکٹ ہے۔.North-West Border Military Police Act 1904 اس وقت نافذ ہوا تھا چونکہ North-West صوبہ کی territory میں کافی ایریا tribal area ہے اس لئے بعد میں جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو سرحد اسمبلی نے اس کو opt کر لیا اور اس کے بعد اپنے tribal areas میں اس کا نفاذ کرتے رہے۔ پنجاب اسمبلی نے نہ تو اس act کو کبھی opt کیا ہے اور نہ ہی اس کے اوپر کبھی کوئی قانون سازی ہوئی ہے۔ جو Ordinance promulgate ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ---

.....to amend the North-West Border Military Police Act1904.

جناب! جب ہم نے یہ Act opt ہی نہیں کیا، کبھی اس کو legislate ہی نہیں کیا تو پھر ہم ایک دوسرے صوبے کے Act میں Amendment Bill نہیں لا سکتے۔ میری رائے میں انھیں چاہئے تھا کہ یہ نئے سرے سے ایک Act لاتے اس میں یہ جو بھی Border Police بنانا چاہتے ہیں وہ بنا لیتے لیکن ایک ایسا act جو کہ نہ تو اس ہاؤس نے legislate کیا، نہ اس کو opt کیا تو اس میں خاص طور پر amendment bill نہیں لایا جا سکتا۔

جناب سپیکر! دوسرا ابہام اس کی clause-2 کی آخری line کے بارے میں پیدا ہو گا۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ:۔

> ....in the Long Title for the words “North West Frontier Province” the words” notified tribal areas of the Dera Ghazi Khan and Rajanpur districts of the Punjab shall be substituted.

جناب سپیکر! انھوں نے اس actمیں سے صرف نام تبدیل کئے ہیں یعنی وہاں سے North West Frontier Provinceکا نام نکال کر پنجاب کا لکھ دیا فلاں ضلع کا نام نکال کر فلاں ضلع کا لکھ دیا ہے۔ انھیں چاہئے تھا کہ یہ fresh actلاتے۔

جناب والا! اگلا pointجو کہ انتہائی اہم ہے وہ یہ ہے کہ North West Frontier Provinceکا نام نکال کر وہاں پر "notified tribal areas of the Dera Ghazi Khan and Rajanpur districts of the Punjab" shall be substituted. کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! جو notified tribal areasہیں وہ سب آئین کے آرٹیکل 246 میں درج ہیں:۔

246.(a) “Tribal Areas” means the areas in Pakistan which, immediately before the commencing day, were Tribal Areas, and includes-

انھوں نے آگے پوری تفصیل دی ہوئی ہے۔

(i) the Tribal Areas of Baluchistan and the North-West Frontier Province; and

(ii) the former States of Amb, Chitral, Dir and Swat;

(b) "Provincially Administered Tribal Areas, means-

(i) the districts of Chitral, Dir and Swat....

(ii) Zhob district..

(c) Federally Administered Tribal Areas" includes-

(i) Tribal Areas, adjoining Peshawar district;

(ii) Tribal Areas adjoining Kohat district;

(iii) Tribal Areas adjoining Bannu district;

(iv) Tribal Areas adjoining Dera Ismail Khan district;

(v) Bajaur Agency;

(va) Orakzai Agency;]

(vi) Mohmand Agency

(vii) Khyber Agency;

(viii) Kurram Agency;

(ix) North Waziristan Agency; and

(x) South Waziristan Agency;

جناب والا!اس پورے آرٹیکل میں پنجاب کے کسیdistrictکے ساتھ کسی adjoining areaکوtribal area notified نہیں کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑیconfusionہے۔آج حکومت نئے سرے سے یہ بات لے آئے کہ Dera Ghazi Khan and Rajanpur districtsکے ساتھ کوئی علاقےtribal areasہیں جبکہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پورnotified districtsہیں۔پولیس ایکٹ 2002 میں اور لوکل باڈیز ایکٹ میں بھی یہnotified districtsہیں۔ان کے ساتھ کسیtribal areasکا ذکر ان actsاور نہ ہی اس آئین میں ہے۔انھوں نے یہ از خود ہی فرض کر لیا ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے ساتھ کوئیadjoining areaہے جو کہtribal areasہے جسے یہ یہاں پر substituteکروانا چاہتے ہیں۔شکریہ

جناب سپیکر:جی،وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:جناب سپیکر!سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس وقت جو کچھ محترم رانا صاحب نے فرمایا ہے اسstageپر اس طرح سے اعتراض نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہم نے ایک آرڈیننس جاری کیا جو کہ قانون اور ضابطے کے مطابق جاری کیا گیا ہے۔ ہم نے کوئی unconstitutionalکام نہیں کیا۔ اس آرڈیننس کو نافذ کرنے کے بعد ہم نے اسے اسمبلی میںlayکیا ہے۔قواعد و ضوابط کے مطابق جناب نے اس کو ایکStanding Committee کوreferکر دیا ہے توtechnicallyمیں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہStanding Committeeکا کام ہے کہ وہ ان سارے اعتراضات کو مدنظر رکھے اور اگر کوئی غیر قانونی،غیر آئینی بات ہے تو اس پر وہ اپنا اعتراض لگا سکتے ہیں۔اس کی ہمیں اجازت نہیں ہے یہ کمیٹی کا کام ہے۔

جناب والا!دوسری بات یہ ہے کہ رانا صاحب نے یہ بالکل درست فرمایا ہے کہ یہact پہلی دفعہ 1904 میں نافذ ہوا، پھر 1906 میںadoptہوا، پھر 1917 میںadoptاور پھر 1947 میں گورنر جنرل آف پاکستان حضرت قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اس بات کوendorse کیا،انھوں نے کہا کہ جو قوانین اس وقت جن جن علاقوں میں نافذ العمل ہیں وہ اسی طرح رہیں گے جس میں اس کا باقاعدہ ذکر آیا اور ڈیرہ غازی خان کےtribal areasکا بھی ذکر آیا تو اس کے مطابق

اس کا sequence چلتے چلتے آج practically صورتحال یہ ہے کہ پنجاب میں Border Military Police exist کرتی ہے۔ کیا پنجاب میں Border Military Police exist نہیں کرتی، کیا آج ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور adjoining tribal areas میں Border Military Police کام نہیں کر رہی؟ کیا Border Military Police کو ہماری موجودہ اسمبلی بجٹ میں پیسے نہیں دی رہی؟ اگر نہیں دے رہے تو پھر ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے کہ ہم ان کے بارے میں قانون سازی کر سکیں لیکن اگر ہم انھیں پیسے بھی دے رہے ہیں، ہم ان کا بجٹ approve کر رہے، وہ ہمارے ماتحت کام کر رہے ہیں تو پھر جس قانون کے تحت ہم نے ان کو adopt کیا ہوا ہے اسی اختیار کے تحت ہم legislation بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں میں انشاء اللہ تعالیٰ Standing Committee کی میٹنگ میں تفصیل کے ساتھ گزارش کروں گا لیکن اس وقت یہ اعتراض بنتا نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اعتراض اٹھایا ہے کہ آئین میں پنجاب کا کوئی ایریا ٹرائیبل ایریا نہیں ہے۔ جب ٹرائیبل ایریا ہی نہیں ہے تو یہ اس میں کیسے substitute کروا رہے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کا ٹرائیبل ایریا ہے۔ جیسے لا منسٹر صاحب فرما رہے کہ یہ 1947 میں opt کر لیا گیا تھا اور ان کے کہنے کے مطابق اگر ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کا ٹرائیبل ایریا ہے تو پھر اس کا آئین میں ذکر کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس پر تو آگے جا کر بحث ہو جائے گی لیکن سر دست آپ کو اعتراض ہے کہ یہ بل lay نہیں ہونا چاہئے۔ اس بل کی legality کمیٹی پر depend کرتی ہے۔ آپ rule (2)154 دیکھیں۔

154(2) In the case of a Bill the Committee shall also examine whether or not the Bill violates, disregards or is otherwise not in accordance with the Constitution.

تو لاء منسٹر صاحب کی یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ کمیٹی دیکھ لے گی کہ آیا یہ Constitution کے مطابق ہے یا نہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جس دن لاء منسٹر صاحب کمیٹی میں اس بل پر arguments کریں گے تو اس دن مجھے اور بگو صاحب کو بھی موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، موقع دیا جائے گا۔ آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 10-اکتوبر2006 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔